تجارت اور تاجروں کے متعلق اسلامی معلومات پر مشتمل رسالہ

تاجروں کے لئے کام کی باتیں

تجارت اور اس کی اہمیت	4
تجارت میں پائی جانے والی عمومی خرابیاں اور ان کے نقصانات	6
تجارت کی مروجہ ناجائز صورتیں	13
تاجروں کی دینی خدمات	22
تاجر دین کی خدمت کیسے کر سکتا ہے؟	39
مجلس تاجران کے ۲۵ مدنی پھول	44

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تاجروں کے لئے کام کی باتیں

دُرُود شریف کی فضیلت

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: جسے کوئی سَخْت حاجَت دَرپیش ہو تو اُسے چاہیئے کہ مجھ پر کَثْرَت سے دُرُود شریف پڑھے کیونکہ یہ مَصائِب وآلام کو دُور کرتا اور رِزْق میں اِضافہ کرتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رزّاق کون؟

اللہ رَبُّ الْعَالَمِیْن جو تمام مخلوقات کا خالِق ومالِک ہے وہی سب کو کِھلاتا پِلاتا ہے، وہ رَزّاق ہے، چُنانچِہ پارہ 27، سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت کی آیت نمبر 58 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ ﴿۵۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ ہی بڑا رِزْق دینے والا قوّت والا قُدرت والا ہے۔

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: بے شک اللہ تعالیٰ ہی بڑا رِزْق دینے والا ہے، وہی ہر کسی کو رِزْق دیتا ہے وہ قوّت والا ہے اسی لئے مخلوق تک رِزْق پہنچانے میں اسے کسی کی مَدَد کی ضَرورت نہیں اور رِزْق پیدا کرنے پر قُدرَت رکھنے والا ہے، سب کو وہی دیتا اور سب کو وہی پالتا ہے۔[2]

[1] .... بستان الواعظین، الصلاۃ تحل العقد، ص ۲۴۱

[2] .... تفسیر صراط الجنان، پ ۲۷، الذّٰریٰت، تحت الآیۃ: ۵۸، ۹/ ۵۱۲

پارہ 21 سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْت کی آیت نمبر 60 میں ہے:

وَ كَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۗۖ اَللّٰهُ یَرْزُقُهَا وَ اِیَّاكُمْ ۖ٘

ترجمۂ کنز الایمان: اور زمین پر کتنے ہی چلنے والے ہیں کہ اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے اللہ روزی دیتا ہے انہیں اور تمہیں۔

اس آیت کا شانِ نُزُول یہ ہے کہ مکۂ مُکَرَّمَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں ایمان والوں کو مشرکین دن رات طرح طرح کی اِیذائیں دیتے رہتے تھے۔ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن سے مدینۂ طَیِّبَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی طرف ہجرت کرنے کو فرمایا تو اُن میں سے بعض نے عَرض کی: ہم مدینہ شریف کیسے چلے جائیں، نہ وہاں ہمارا گھر ہے نہ مال، وہاں ہمیں کون کھلائے اور پلائے گا؟ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی اور اِرشاد فرمایا گیا کہ بہت سے جاندار ایسے ہیں، جو اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ اگلے دن کے لئے کوئی ذخیرہ جمع کرتے ہیں جیسا کہ چوپائے اور پرندے، **اللہ** تعالٰی ہی انہیں اور تمہیں روزی دیتا ہے، لہٰذا تم جہاں بھی ہوگے وہی تمہیں روزی دے گا[1] تو پھر یہ کیوں پوچھ رہے ہو کہ ہمیں کون کھلائے اور پلائے گا؟ ساری مخلوق کو رِزق دینے والا **اللہ** تعالٰی ہے، کمزور اور طاقتور، مقیم اور مُسافِر سب کو وہی روزی دیتا ہے۔[2]

ایک اور مَقام پر اِرشادِ خداوندی ہے:

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (پ۱۲، ھُود: ٦)

ترجمۂ کنز الایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رِزق اللہ کے ذمّہ کرم پر نہ ہو۔

[1] .... تفسیر خازن، پ۲۱، العنکبوت، تحت الآیۃ: ۶۰، ۳/۳۸۴

[2] .... تفسیر صراط الجنان، پ۲۱، العنکبوت، تحت الآیۃ: ۶۰، ۷/۴۰۰

www.dawateislami.net

عَلّامہ احمد صاوی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس آیت سے یہ مُراد نہیں کہ جانداروں کو رِزْق دینا اللہ پاک پر واجِب ہے کیونکہ خدائے ذُوالجَلال اس سے پاک ہے کہ اس پر کوئی چیز واجِب ہو بلکہ اس سے یہ مُراد ہے کہ جانداروں کو رِزْق دینا اور ان کی کَفالت کرنا اللہ کریم نے اپنے ذمۂ کرم پر لازِم فرمالیا ہے اور (یہ اس کی رحمت اور اس کا فضل ہے کہ) وہ اس کے خلاف نہیں فرماتا۔ رِزْق کی ذِمّہ داری لینے کو "عَلٰی" کے ساتھ اس لئے بیان فرمایا تاکہ بندے کا اپنے رَبِّ کریم پر تَوَکُّل مضبوط ہو اور اگر وہ (رِزْق حاصِل کرنے کے) اَسباب اِخْتِیار کرے تو ان پر بھروسا نہ کر بیٹھے بلکہ اللہ رَبُّ العِزَّت ہی پر اپنا اِعْتِماد اور بھروسا رکھے، اَسباب صِرف اس لئے اِخْتِیار کرے کہ اللہ پاک نے اَسباب اِخْتِیار کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ اللہ کریم فارِغ رہنے والے بندے کو پسند نہیں فرماتا۔ زمین کے جانداروں کا بطورِ خاص اس لئے ذِکْر فرمایا کہ یہی غذاؤں کے محتاج ہیں جبکہ آسمانی جاندار جیسے فرشتے اور حورِ عین، یہ اس رِزْق کے محتاج نہیں بلکہ ان کی غِذا تسبیح و تہلیل ہے۔[1]

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! ان آیاتِ مُبارکہ اور ان کی تفسیر سے یہ بالکل واضح ہے کہ ہر ذِی روح کو روزی دینے والی ذات صِرف اور صِرف اللہ رَبُّ العِزَّت کی ہے، مگر یہ یاد رہے اس خالِق و مالِک نے اس رِزْق تک پہنچنے کے لئے بندے کو اَسباب اِخْتِیار کرنے کا حکم فرمایا ہے کیونکہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر فُضُول بیٹھ رہنے والے اُسے پسند نہیں۔ اللہ پاک تو ایسے بندوں کو محبوب رکھتا ہے جو تلاشِ رِزْق میں محنت سے کام لیتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے: **اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللہ** یعنی روزی کمانے والا اللہ کریم کا محبوب ہے۔[2] رِزْق کمانے کے بے

[1] ...... تفسیر صاوی، پ۱۲، ھود، تحت الآیۃ: ۶، جز ۳، ۲/۱۲۷ ملتقطاً

[2] ...... تفسیر روح المعانی، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۷۳، ۲۰/۴۲۴

www.dawateislami.net

شُمار ذرائع ہو سکتے ہیں جن میں سے اہم اور نُمایاں ذریعہ تِجارت بھی ہے۔

تجارت اور اسکی اہمیت

کوئی چیز اس لئے خریدنا تاکہ اسے منافع پر بیچا جائے **تجارت** کہلاتا ہے۔[1] سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے، تِجارت کرو! کہ روزی کے 10 حصے ہیں نو۹ حصے فَقَط تِجارت میں ہیں۔[2] تِجارت کی اَہمِیَّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس پیشے کو انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلام سے برکتیں لینے کا شَرَف حاصِل ہوا ہے، جیساکہ مشہور مُفَسّرِ قرآن، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا ہُود عَلَیْہِ السَّلام اور حضرت سَیِّدُنا صالح عَلَیْہِ السَّلام تِجارت فرمایا کرتے تھے۔[3] ان نُفُوسِ قدسیہ کے علاوہ سرورِ کائنات، فَخرِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اسے اپنی ذاتِ بابرکت سے نوازا ہے۔ منقول ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تِجارت کی غَرَض سے مُلکِ شام و بصریٰ اور یمن کا سَفَر فرمایا اور ایسی راست بازی اور امانت و دِیانت کے ساتھ تجارتی کاروبار کیا کہ آپ کے شرکائے کار اور تمام اہلِ بازار آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو امین کے لقب سے پکارنے لگے۔[4]

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُضارَبَت[5] اور شراکت[1] دونوں طریقوں سے تِجارت

[1] ...... کتاب التعریفات، حرف ت، ص ۱۱۴

[2] ...... کیمیائے سعادت، رکن دوم، اصل سوم، باب اول در فضیلت و ثواب کسب، ص ۱۱۷

[3] ...... اسلامی زندگی، ص ۱۴۳ بتصرف

[4] ...... سیرت مصطفیٰ، ص ۱۰۳

[5] ...... مُضارَبَت ایک ایسا عقد ہے جس میں ایک فریق کی طرف سے رقم اور دوسرے کی طرف سے عَمَل ہوتا ہے جبکہ منافع میں دونوں شریک ہوتے ہیں۔(درمختار، کتاب المضاربۃ، ص ۵۴۵)

www.dawateislami.net

کو برکتیں لُٹائیں، بطورِ مُضارَبَت حضرت سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کے مال کو ملکِ شام میں تشریف لے جاکر فروخت کیا[۲] اور حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن سائب رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ساتھ شراکت (پارٹنرشپ Partnership) پر کاروبار فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں زمانۂ جاھِلیَّت میں حضورِ اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا شریکِ تِجارَت تھا، میں جب مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا حاضِر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مجھے پہچانتے ہو؟ میں نے عَرض کیا: کیوں نہیں! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو میرے بہت اچھے شَریکِ تِجارَت تھے نہ کسی بات کو ٹالتے اور نہ کسی پر جھگڑا کرتے تھے۔[۳]

بہترین تجارت

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہماری تِجارَت بھی اچھی ہو، ہماری راست بازی اور دِیانت داری کی مِثال دی جائے، ہماری تِجارَت سے اُمّتِ مُسلمہ کو آسانی ہو تو اس کے لئے ضَروری ہے کہ اسلامی اصولِ تِجارت سیکھ کر ان پر عَمل کیا جائے۔ دِینِ اسلام جس طرح عبادات مثلاً نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کی ادائیگی کی تعلیم و تربیت دیتا ہے، اسی طرح کاروباری لین دَین اور تجارتی مُعامَلات کی بھی مکمل رہنمائی کرتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، رسولِ انور، صاحِبِ کوثر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ہدایت نِشان ہے: تمام کمائیوں میں زیادہ پاکیزہ اُن تاجروں کی کمائی ہے کہ جب وہ

[۱] .... شراکت سے مُراد ایسا عقد ہے جس کے اندر اصل مال اور نفع دونوں میں شرکت پائی جائے۔

(درمختار، کتاب الشرکۃ، ص ۳۶۲)

[۲] .... دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الحادی عشر، ذکر خروج النبی... الخ، ص ۹۹ مفھومًا

[۳] .... خصائص کبری، ذکر المعجزات والخصائص، باب خصوصیتہ صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ۱/ ۱۵۳

www.dawateislami.net

بات کریں تو جھوٹ نہ بولیں اور جب اُن کے پاس اَمانت رکھی جائے تو خِیانَت نہ کریں اور جب وعدہ کریں تو اُس کا خلاف نہ کریں اور جب کسی چیز کو خریدیں تو اُس کی مَذَمَّت (بُرائی) نہ کریں اور جب اپنی چیز بیچیں تو اُس کی تعریف میں حد سے نہ بڑھیں اور ان پر کسی کا آتا ہو تو دینے میں ڈِھیل نہ ڈالیں اور جب ان کا کسی پر آتا ہو تو سختی نہ کریں۔ [1]

تجارت میں پائی جانے والی عمومی خرابیاں اور ان کے نقصانات

جھوٹ اور جھوٹی قسم

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! تِجارَت کو وُسعَت اور فروغ دینے کے لئے آج کل جھوٹ کا سہارا لینا بالکل عام ہوتا چلا جارہا ہے۔ گاہک کو مُطْمَئِن کرنے کی خاطِر بات بات پر جھوٹی قسمیں کھائی جاتی ہیں۔ مَعَاذَ اللّٰه اس قدر بے حِسی ہو چکی ہے کہ اسے گناہ بھی خیال نہیں کیا جاتا بلکہ ہوشیاری اور چالاکی سمجھتے ہوئے کاروبار کی ترقی میں مفید جانا جاتا ہے۔ گاہک کو اپنے گھیرے میں لینے اور مُطْمَئِن کرنے کے لئے طرح طرح سے جھوٹ بولا جاتا ہے۔ مَثَلاً "اگر کوئی خریدار کسی چیز کا دکاندار کی مطلوبہ قیمت سے کم ریٹ لگائے تو دکاندار فوراً جھوٹی قسم کھالیتا ہے خدا کی قسم! یہ چیز ہم اتنے پیسوں سے کم پر بیچتے ہی نہیں۔" اسی طرح زیادہ منافع کی لالچ میں کسی گاہک سے یہ جھوٹ کہہ دیا جاتا ہے کہ ابھی ایک گاہک اس چیز کے آپ سے زیادہ پیسے دے رہا تھا مگر ہم نے پھر بھی اسے فروخت نہیں کی۔ حَدیثِ پاک

[1] ......شعب الایمان، ۳۴-باب فی حفظ اللسان، ۲۲۱/۴، حدیث: ۴۸۵۴

www.dawateislami.net

میں ایسے جھوٹوں کے لئے بڑی سخت وعید آئی ہے۔ چُنانچِہ **فرمانِ مُصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن **اللّٰہ** پاک نہ کلام فرمائے گا اور نہ ہی ان کی طرف نَظرِ رَحمت فرمائے گا: (ان میں سے) ایک وہ ہے جو کسی سامان پر قسم کھائے کہ مجھے پہلے اس سے زیادہ قیمت مل رہی تھی حالانکہ وہ جھوٹا ہو۔[1]

یاد رکھئے! جھوٹ بول کر مال وغیرہ فروخت کرنے سے اگرچہ وقتی طور نَفْع حاصِل ہو جاتا ہے مگر درحقیقت ایسی کمائی اور تجارت سے بَرَکت خَتْم ہو جاتی ہے۔ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: خریدنے اور بیچنے والے اگر سچ بولیں اور مُعامَلہ واضح کر دیں تو ان کی خرید و فروخت میں بَرَکت دی جاتی ہے اور اگر وہ دونوں کوئی بات چھپالیں اور جھوٹ بول دیں تو اس سے بَرَکت اٹھالی جاتی ہے۔[2] ایک روایت میں ہے جھوٹی قسم مال کو بکوانے والی لیکن کمائی کی بَرَکت مٹانے والی ہے۔[3]

مَشْہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس مفہوم کی حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بَرَکت (مِٹ جانے) سے مُراد آیندہ کاروبار بند ہو جانا ہو یا کئے ہوئے بیوپار میں گھاٹا (نقصان) پڑ جانا یعنی اگر تم نے کسی کو جھوٹی قسم کھا کر دھوکے سے خراب مال دے دیا وہ ایک بار تو دھوکا کھا جائے گا مگر دوبارہ نہ آئے گا نہ کسی کو آنے دے گا، یا جو رقم تم نے اُس سے حاصِل کرلی اُس میں بَرَکت نہ ہو گی کہ حَرام میں بے بَرکتی ہے۔[4]

---

[1] ...... بخاری، کتاب الشرب و المساقاۃ، باب من رای ان صاحب الحوض... الخ، ص ۶۱۰، حدیث: ۲۳۶۹

[2] ...... بخاری، کتاب البیوع، باب البیعان بالخیار مالم یتفرقا، ص ۵۵۰، حدیث: ۲۱۱۰

[3] ...... الترغیب و الترھیب، کتاب البیوع وغیرھا، ترغیب التجار فی الصدق... الخ، ص ۵۹۸، حدیث: ۴

[4] ...... مرآۃ المناجیح، ۴ / ۲۴۴

www.dawateislami.net

دھوکا دہی

فی زمانہ تِجارت میں دھوکا دہی بھی ایک عام وبا ہے۔ عیب دار اور خراب اشیا کو بڑی چالاکی سے لوگوں کو سونپ دیا جاتا ہے۔جعلی اور ملاوٹ شدہ چیزیں اصلی اور خالِص ظاہِر کر کے بیچ دی جاتی ہیں، حالانکہ ایسا کرنا تِجارت کے اسلامی اُصُولوں کے بالکل خلاف ہے۔ شرعی مسئلہ ہے کہ جب کوئی سودا بیچے تو واجِب ہے کہ اس میں اگر کچھ عیب و خرابی ہو تو خریدار کو بتا دے عیب کو چھپا کر اور خریدار کو دھوکا دے کر بیچنا حَرام ہے۔[1] ایک بار سرورِ کائنات، فَخرِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے، اپنا دستِ مُبارَک اس ڈھیر میں ڈالا تو انگلیوں پر کچھ تری محسوس ہوئی۔ غلے والے سے اِستِفسار فرمایا: یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: **یا رسول اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس ڈھیر پر بارش ہوگئی تھی، اِرشاد فرمایا: پھر تم نے بھیگے ہوئے غلے کو اوپر کیوں نہیں رکھ دیا کہ لوگ اسے دیکھ لیتے، جو شخص دھوکا دے، وہ ہم میں سے نہیں۔[2] مشہور مُفسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا تجارتی چیز میں عیب پیدا کرنا بھی جُرم ہے اور قدرتی طور پر پیدا شدہ عیب کو چھپانا بھی جُرم۔[3]

ہمارے معاشرے میں دھوکا دہی کی کئی صورتیں پائی جاتی ہیں۔ بعض سبزی و پھل فروش گاہک (Customer) کھینچنے کے لئے اچھی اچھی اور عمدہ سبزیاں و پھل ڈھیر کے

[1] .... دُرِّمختار، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ص ۴۱۲ ماخوذاً

[2] .... مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: من غشنا فلیس منا، ص ۵۷، حدیث: ۱۰۲

[3] .... مرآۃ المناجیح، ۴/ ۲۷۳

www.dawateislami.net

اوپری سطح پر رکھتے ہیں، گلی سڑی اور خراب نیچے رکھتے ہیں۔ جب کسی گاہک سے سودا طے ہو جاتا ہے تو وزن کرتے وقت بڑی چالاکی سے صحیح و خراب دونوں طرح کی چیزیں تول کر شاپر وغیرہ میں ڈال دیتے ہیں۔ اسی طرح موبائل فون (Mobile Phone)، کمپیوٹر (Computer) اور دیگر ٹیکنالوجی (Technology) کی چیزوں میں صریح غَلَط بیانی سے کام لیا جاتا ہے۔ مثلاً مُرمَّت (Repair) کئے ہوئے فون (Phone) کو یہ کہہ کر بیچنا کہ یہ مُرمَّت شدہ (Repaired) نہیں۔ پرانے کمپیوٹر (Old Computer) و لیپ ٹاپ (Laptop) کو نیا کہہ کر یا اس کا معیار (Quality) بہتر بتا کر کم معیاری (Low quality) بیچ دینا۔ اچھا سیمپل (Good Sample) دکھا کر گھٹیا مال پیک (Pack) کر دینا۔ یاد رہے یہ سب حَرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔ اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو کسی مومن کو ضَرر پہنچائے یا اس کے ساتھ مکر اور دھوکا بازی کرے وہ مَلْعُون ہے۔[1]

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! دھوکا دہی انتہائی نقصان دہ ہے۔ دھوکے باز کو کہیں بھی عزّت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا، ایسے شخص سے لوگ اپنے کسی بھی قسم کے معاملات کرنے سے کتراتے ہیں۔ مَرْوِی ہے کہ مکر و فریب جہنم میں لے جانے والے ہیں۔[2] دغاباز داخلِ جنت نہ ہوگا۔[3]

[1] .... ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ما جاء فی الخیانة و الغش، ص ۴۷۵، حدیث: ۱۹۴۱

[2] .... شعب الایمان، ۳۵-باب فی الامانات وما یجب من ادائها... الخ، ۴/۳۲۴، حدیث: ۵۲۶۸

[3] .... ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ما جاء فی البخل، ص ۴۷۹، حدیث: ۱۹۶۳

www.dawateislami.net

سود

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تِجارت میں پائی جانے والی برائیوں میں سے سود (Interest) ایسی خبیث بُرائی ہے جس نے ہمیشہ مَعِیشت (Economy) کو تباہ وبرباد ہی کیاہے، قرآن و حدیث میں اس کی مَذمّت کو انتہائی شِدّت سے بیان کیا گیا ہے یہاں تک کہ سُود خوروں کو اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اعلان جنگ کی وعید بھی سنائی گئی ہے۔ اِرشاد خداوندی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ (پ۳، البقرۃ: ۲۷۸تا۲۷۹)	ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سُود اگر مسلمان ہو پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کرلو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا۔

حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ عالی وقار، ہم بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: شبِ معراج میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جس کے پیٹ گھر کی طرح (بڑے بڑے) تھے، ان پیٹوں میں سانپ موجود تھے جو باہر سے دکھائی دیتے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ سُود خور ہیں۔[1]

بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں سودی نظام کا رواج بڑھتا جارہا ہے۔ طرح طرح کے حیلے بہانوں سے سود لینے دینے پر اکسایا جارہا ہے۔ دین سے اس قدر دوری ہے کہ جب بھی کوئی مالی پریشانی ہوتی ہے فوراً سود پر قرضہ لینے کا خیال ذہن میں آتا ہے، اگر کسی سے

[1] ...... ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، ص ۳۶۳، حدیث: ۲۲۷۳

اپنی پریشانی کا حل پوچھا جائے تو وہ بھی سودی قرضہ لینے کا ہی مشورہ دیتا ہے۔ حالانکہ سودی لین دین کے بہت سے نقصانات ہیں۔ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہے: **جس قوم میں سود پھیلتا ہے اس قوم میں پاگل پن پھیلتا ہے۔**[1]

سُود (Interest) ایک صریح ناانصافی ہے، اس کے سبب تجارتوں میں کمی آتی، باہمی مَحبَّت کو نقصان پہنچتا اور خیر خواہی کا جذبہ مفقود ہو جاتا ہے۔ سود خور کسی کی بھی قرضِ حَسَنہ سے مدد کرنا گوارا نہیں کرتا۔ انسانی طبیعت میں اس قدر درندگی و بے رحمی آجاتی ہے کہ سُود خور ہر وقت اپنے مقروض کی تباہی و بربادی کا خواہش مند رہتا ہے۔ سود کے سبب انسان دوسروں سے حَسَد کرنے لگ جاتا ہے۔ مال کا اس قدر حریص ہو جاتا ہے کہ کنجوسی کرنے پر اتر آتا ہے خود اپنی ذات پر بھی خرچ نہیں کرتا کہ کہیں مال کم نہ ہو جائے۔ سُود خور چاہے جتنا بھی مال کمالے در حقیقت دنیا و آخرت میں نقصان ہی اٹھاتا ہے، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمان عالی شان ہے: **سُود (Interest) اگرچہ (ظاہری طور پر) زیادہ ہی ہو آخر کار اس کا انجام کمی پر ہوتا ہے۔**[2]

نوٹ: سود کے مُتعلِّق مزید معلومات کے لئے نگرانِ شوریٰ کے بیان کا تحریری گلدستہ سود کی نحوست مُلاحظہ فرمائیے۔

وعدہ خلافی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! وعدہ نبھانے کی اَہمِیَّت سے انکار ممکن نہیں۔ اس کے

[1] ...... کتاب الکبائر، الکبیرۃ الثانیۃ عشرۃ، ص ۴۵

[2] ...... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ۲/ ۶۰۰، حدیث: ۴۰۱۷

ذریعے اِعْتِماد کی فضا قائم ہوتی ہے اور تجارتی مُعامَلات میں اِعْتِماد ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے باوجود آج کل حالَت یہ ہے کہ وعدہ صرف وقت گزاری کے لئے کِیا جاتا ہے، مقررہ تاریخ پر رقم وغیرہ کی ادائیگی کی سرے سے ہی کوئی نِیَّت نہیں ہوتی۔ جان بوجھ کر ٹرخاتے رہتے ہیں۔ بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ رقم پاس ہونے کے باوجود کہہ دیتے ہیں، شام کو آنا، کل لے لینا، پرسوں ملیں گے یعنی خوامخواہ دوسروں کو بار بار آنے پر مجبور اور ذلیل کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! وعدہ پورا نہ کرنے کی نِیَّت سے اور فقط ٹالنے کے لئے جھوٹ موٹ کا وعدہ کرنا ناجائز و حَرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ حضورِ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ گرامی ہے: جو کسی مسلمان سے عہد شکنی کرے، اُس پر **اللہ** پاک، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اُس کا کوئی فَرض قبول ہوگا نہ نَفْل۔[1]

ایک موقع پر اِرشاد فرمایا: جو قوم بد عَہدی (یعنی وعدہ خلافی) کرتی ہے **اللہ** پاک اُن کے دشمنوں کو ان پر مُسَلَّط کر دیتا ہے۔[2] اس کے عِلاوہ بھی وعدہ خلافی کے بہت سے نقصانات ہیں۔ بد عہد شخص لوگوں میں اپنا اِعْتِماد کھو دیتا ہے۔ وعدہ خلافی باہمی تعلقات کو کمزور کرتی ہے۔ اُخُوَّت و مَحبَّت اور ایثار و ہمدردی کے جذبات کو مَجْرُوح کرتی ہے۔ اس کے سبب باہمی تعلقات میں بے اطمینانی کی کَیْفِیَّت پیدا ہوتی ہے۔ بد عہدی مُنافقت کی عَلامَت ہے۔ وعدہ توڑنے والا دنیا میں تو ذلیل و رسوا ہوتا ہی ہے آخرت میں بھی رسوائی اس کا مُقَدَّر ہوگی۔ حدیث پاک میں ہے: **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت جب (قیامت کے دن) اولین و آخرین کو جمع فرمائے

[1] ...... بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب حرم المدینۃ...الخ، ص۴۹۶، حدیث: ۱۸۷۰

[2] ...... قرۃ العیون، الباب الخامس فی عقوبۃ اکل الربا...الخ، ص ۳۹۲

گا تو ہر عہد توڑنے والے کے لئے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔[1]

حسد، وعدہ خِلافی، جھوٹ، چُغلی، غیبت و تہمت	مجھے ان سب گناہوں سے ہو نفرت یارسولَ اللہ
مِرے اَخلاق اچھے ہوں مرے سب کام اچھے ہوں	بنا دو مجھ کو تم پابندِ سنّت یارسولَ اللہ[2]

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تجارت کی مروجہ ناجائز صورتیں

قسطوں پر کاروبار

فی نفسہٖ قسطوں پر کاروبار کرنا بالکل جائز ہے کہ یہ ادھار فروخت کی ایک صورت ہے اور کسی چیز کو بیچتے وقت باہمی رضامندی سے جتنی قیمت چاہیں مُقرَّر کرلیں اس میں شرعاً کوئی حَرَج نہیں، جب تک کوئی ایسی صورت نہ پائی جائے جو اسلامی اصولوں کے خلاف ہو۔

اللہ رَبُّ الْعِزَّت ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۟ؕ

(پ۵، النِّسآء: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو۔

---

[1] ...... مسلم، کتاب الجهاد و السیر، باب تحریم الغدر، ص ۹۶۸، حدیث: ۱۷۳۵

[2] ...... وسائل بخشش (مرمم)، ص ۳۳۲

www.dawateislami.net

مگر افسوس ہمارے زمانے میں اس کاروبار کی کئی ایسی صورتیں رائج ہو چکی ہیں جو ناجائز و حَرام ہیں۔ مثلاً ❶ معاہدہ (Agreement) کرتے ہوئے یہ شرط لگانا کہ اگر وقت پر قسط ادا نہ کی گئی تو جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔ یہ ظلم و زیادتی اور تَعزِیر بِالْمال (مالی جرمانہ) ہے جو اسلام میں جائز نہیں۔ رَدُّالْمُحتار میں ہے، تَعزِیر بِالْمال ابتدائے اسلام میں تھی پھر اس کو مَنْسُوخ کر دیا گیا۔[۱] اور مَنْسُوخ کا حکم یہ ہے کہ اس پر عَمَل کرنا حَرام ہے۔[۲] ❷ قسطوں پر شے بیچی مگر ساتھ میں یہ کہہ دیا کہ جب تک تمام قسطیں ادا نہیں ہو جاتیں آپ اس شے کے مالک نہیں۔ یہ شرط ناجائز ہے کیونکہ شریعت کے اِعْتِبار سے جب کسی چیز پر ایجاب و قبول ہو جائے اور شے خریدار کے قبضے میں چلی جائے تو وہ مالک ہو جاتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے، بیع کا حکم یہ ہے کہ مُشْتَری مَبیع (خریدی ہوئی چیز) کا مالک ہو جائے اور بائع ثَمَن (قیمت) کا۔[۳] ❸ کرایہ اور چیز کی قیمت کو جمع کرنا، یعنی کسی چیز کی اس طرح قسطیں کرنا جو کہ اس کی قیمت اور کرایہ دونوں پر مُشْتَمِل ہوں۔ اس کی صورت یوں بنے گی، ایک موٹر سائیکل دو ہزار ماہانہ قسط پر بیچی، اس میں طے یہ کیا کہ ایک ہزار موٹر سائیکل کی قیمت کی مَد میں اور ایک ہزار کرایہ کی مَد تو یہ طریقہ ناجائز ہے۔ کیونکہ سرکار دوعالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک سودے میں دو سودے کرنے سے منع فرمایا ہے۔[۴]

---

[۱] .... رد المحتار، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب فی التعزیر باخذ المال، ۹۸/۶

[۲] .... حاشیہ شلبی مع تبیین الحقائق، کتاب القضاء، باب کتاب القاضی الی القاضی وغیرہ، ۱۸۹/۴

[۳] .... فتاوی ھندیہ، کتاب البیوع، الباب الاول فی تعریف البیع... الخ، ۴/۳

[۴] .... ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی النھی عن بیعتین فی بیعۃ، ص ۳۲۰، حدیث: ۱۲۳۱

www.dawateislami.net

نیلامی کی بیع

باہمی رضامندی کے ساتھ نیلامی کی صورت میں کسی چیز کی خرید وفروخت کرنا جائز ہے۔ مگر اس میں بھی کئی ناجائز صورتیں آچکی ہیں، آج کل جو صورت بہت عام ہوچکی ہے وہ یہ ہے کہ فقط شے کی قیمت بڑھانے کے لئے بولی لگائی جاتی ہے۔ خاص (Special) اس کام کے لئے آدمی رکھے جاتے ہیں جنہوں نے وہ شے تو خریدنی نہیں ہوتی بس دوسروں کو اس چیز کی زیادہ قیمت دینے پر ابھارنا ہوتا ہے۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نَجْش مکروہ ہے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے منع فرمایا، نَجْش یہ ہے کہ مَبیع کی قیمت بڑھائے اور خود خریدنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ دوسرے گاہک کو رغبت پیدا ہو اور قیمت سے زیادہ دے کر خرید لے اور یہ حقیقۃً خریدار کو دھوکا دینا ہے۔[1]

جعلی مہر

بدقسمتی سے ہمارے ہاں یہ صورت بھی بہت رائج ہوتی چلی جارہی کہ شے تیار ہوتی ہے پاکستان میں مگر اس پر مہر (Stamp) لگتی ہے میڈ ان جاپان (Made in Japan) یا میڈ ان کوریا (Made in Korea) وغیرہ، یہ سیدھا سیدھا جھوٹ اور دھوکا ہے جو کہ ناجائز و حَرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہے۔ **اللہ** پاک اِرشَاد فرماتا ہے:

لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾ (پ۳، آلِ عِمْرَان: ۶۱)	ترجمۂ کنزالایمان: جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔

[1] .... بہار شریعت، ۲/۷۲۳، حصہ: ۱۱

دھوکے کے مُتَعَلِّق سرکارِ عالی وقار، ہم بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں۔[1] خیال رہے! اس کام میں کئی افراد گناہ کے مُرتکِب ہوتے ہیں۔(۱) جعلی مہر لگوانے والا (۲) اسے بنانے والا (۳) شے پر لگانے والا اور (۴) وہ دکاندار جو یہ شے آگے جھوٹ بول کر بیچتا ہے۔

اس طرح کے کام میں ایک صورت یہ بھی پائی جاتی ہے کہ ایک کمپنی (Company) کی کسی پراڈکٹ (Product) کی نقل تیار کرنا اور پھر اس پر اسی کمپنی کی مہر لگا دینا۔ یہ بھی کئی طرح سے حَرام ہے: (۱) جھوٹ کے سبب (۲) خریدار کو دھوکا دینے اور (۳) کمپنی کا نام استعمال کرنے کے باعث۔ کیونکہ کسی رجسٹر کمپنی کا نام استعمال کرنا قانوناً جُرم ہے اور جو شے قانوناً جُرم ہو، رشوت وذلت کا باعث بنے وہ بھی ناجائز ہوتی ہے۔ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی قانونی جُرم کا ارتکاب کر کے اپنے آپ کو بلاوجہ ذلت وبلا کے لئے پیش کرنا شرعاً بھی جُرم ہے۔[2] البتہ کسی کمپنی سے ملتا جلتا نام رکھنا جائز ہے لیکن اگر اس میں بھی جھوٹ و دھوکا دہی پائی گئی تو ناجائز و گناہ۔ مثلاً کسی گاہک نے آکر کہا فلاں کمپنی کی چیز دے دیں اب اسے اسی کمپنی کی چیز دینا ہوگی اگر اس سے ملتے جلتے نام کی چیز دے دی جسے وہ دھوکا کھا کر لے جائے تو یہ حَرام ہے۔

جعلی بل

پرچیزنگ آفیسر (Purchasing officer) کا زیادہ بل بنوانا مثلاً 100 کی چیز کا

[1] .... مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: من غشنا فلیس منا، ص۵۷، حدیث: ۱۰۲

[2] .... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۵۸۱

110 میں بل بنوانا اور اضافی رقم اپنے پاس رکھنا یہ حَرام ہے کہ یہ دھوکا ہے۔ دکاندار کا ایسا بل بنا کر دینا بھی حَرام کیونکہ وہ گناہ میں معاونت کر رہا ہے جو کہ حکمِ قرآنی (لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ (پ۶، المآئدۃ: ۲) ترجمۂ کنزالایمان: گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو) کے صریح خلاف ہے۔ یوں ہی ایکسپورٹ (Export) کے کاروبار میں جعلی بل بنا کر یا کسی سے بل خرید کر زیادہ خریداری (Purchasing) دکھانا (Show کرنا) تاکہ حکومت سے زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کیا جائے حَرام ہے۔ اس طریقے سے لئے گئے نفع کا کوئی استعمال جائز نہیں بہر صورت حکومت کو واپس ہی کرنا ہوگا۔

مضاربت اور شراکت کی ناجائز صورتیں

❶ مُضَارَبَت میں رَاسُ الْمال (سرمایہ) کا نقدی (Cash) کی صورت میں ہونا ضروری ہے،[1] اگر اس کی جگہ دو بوری گندم دے کر کہا کہ اس سے کاروبار کرو تو یہ ناجائز ہے۔ ❷ اسی طرح رَاسُ الْمال کا معلوم ہونا بھی ضروری ہے کہ کتنا ہے،[2] اگر کسی نے تھیلے میں پیسے ڈال کر دے دیئے، اب نہ دینے والے کو پتا کہ کتنا ہے اور نہ لینے والے کو تو یہ جائز نہیں۔ ❸ مُضَارَبَت میں یہ شرط لگانا کہ نقصان دونوں کا ہوگا یا صِرف مُضَارِب (Working Partner) کا ہوگا ناجائز ہے۔ کیونکہ مکمل خسارہ رَبُّ الْمال (Investor) نے برداشت کرنا ہوتا ہے۔[3] کاروبار میں نفع ہوا ہے تو نفع سے پورا کیا جائے گا ورنہ سرمائے (Capital)

[1] ...... درمختار، کتاب المضاربۃ، ص ۵۴۵

[2] ...... فتاوی ھندیہ، کتاب المضاربۃ، الباب الاول فی تفسیرھا...الخ، ۴/ ۳۱۲

[3] ...... بہار شریعت، ۳/ ۴، حصہ: ۱۴ بتصرف

www.dawateislami.net

سے پورا کیا جائے گا۔ لہٰذا ایسی کسی شرط کا کوئی اِعْتِبار نہیں یہ شرطِ فاسِد ہے۔ البتہ اس کی وجہ سے مُضَارَبَت فاسِد نہیں ہوتی۔ 4 فریقین کا نَفْع عدد (Figure) کے حساب سے مُقَرَّر کرلینا کہ ہر مہینے دو ہزار یا سالانہ پچیس ہزار یہ ناجائز ہے کیونکہ نَفْع فیصد (Percentage) کے حساب سے طے کیا جانا ضروری ہے۔[1] 5 کوئی کاروبار پہلے ہی سے شروع ہے اب اس میں شرکت کرنا یہ بھی جائز نہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ شرکت بِالمال میں دونوں طرف سے نقدی کا ہونا ضَروری ہے اگر دونوں طرف سے سامان ہو یا ایک طرف سامان اور ایک طرف سے نقدی تو شرکت جائز نہیں۔ مثلاً ایک شخص کی کریانہ کی دوکان ہے، جس میں آٹا، دال، چاول وغیرہ بہت سی چیزیں موجود ہیں اور اس کا کام بھی چل رہا ہے اب اس نے شرکت کے لئے کسی سے ایک لاکھ روپے لے کر دکان میں شامل کرلئے یہ ناجائز ہے کیونکہ اس کا ایک لاکھ روپیہ کن کاموں میں لگا اس کا کتنا نَفْع اور کتنا نقصان ہوا اس کا حساب چلتے ہوئے کام میں رکھنا بہت مشکل ہے۔ مُحِیطِ بُرہانی میں ہے، شرکت جب مال کے ساتھ ہو تو شرکتِ عِنان[2] اور مُفَاوَضَہ[3] جائز نہیں مگر جب کہ دونوں کا مال وہ ثَمَن ہو جو عُقُودِ مُبَادَلہ

---

[1] ...... بہارِ شریعت، ۲/۳، حصہ: ۱۴ بتصرف

[2] ...... شرکتِ عِنان یہ ہے کہ دو شخص کسی خاص نوع کی تِجارَت یا ہر قسم کی تِجارَت میں شرکت کریں مگر ہر ایک دوسرے کا ضامِن نہ ہو صرف دونوں شریک آپس میں ایک دوسرے کے وکیل ہوں گے لہٰذا شرکتِ عِنان میں یہ شرط ہے کہ ہر ایک ایسا ہو جو دوسرے کو وکیل بنا سکے۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الشرکۃ الباب الثالث فی شرکۃ العنان، الفصل الاول، ۲/۳۳۵/درمختار، کتاب الشرکۃ، ص ۳۶۴)

[3] ...... شرکتِ مفاوضہ یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کا وکیل و کفیل ہو یعنی ہر ایک کا مطالبہ دوسرا وصول

میں مُتَعَیَّن نہیں ہوتے جیسے درہم و دینار اور جو چیزیں عُقُودِ مُبادَلہ میں مُتَعَیَّن ہو جاتی ہیں جیسا کہ سامان تو اس میں شرکت درست نہیں، چاہے یہ سامان دونوں کا رَاْسُ الْمال ہو یا ان میں سے کسی ایک کا ہو۔[1] ہاں اگر اس نے ان روپیوں سے کوئی نئی آئٹم (New item) لا کر رکھ لی اور اس کا حساب بھی الگ ہی رکھتا ہے تو جائز ہے۔ **6 مجہول کمپنی کا حصہ دار بننا،** اس کی صورت یہ ہے کہ مارکیٹ میں بعض کمپنیاں اناؤنس (Announce) ہوتی ہیں کہ فلاں کمپنی مارکیٹ میں اپنے شیئرَ (Share) لارہی ہے، اس کے شیئرَ بکنا شروع ہو جاتے ہیں حالانکہ اس کمپنی کا وجود ہی نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کے اثاثے وجود میں آئے ہوتے ہیں جبکہ مارکیٹ میں پرچیاں بک رہی ہوتی ہیں اس کے جواز کی بھی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ خرید و فروخت کی شرائط میں سے ہے کہ جو چیز بیچی جارہی ہو وہ موجود بھی ہو۔[2]

قرض پر نفع

تاجدارِ حَرَمَین، سرورِ کَونَین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”قرض اور تِجارت دونوں کو اکٹھا کرنا حلال نہیں۔“[3] اس کی صورت یہ ہے کسی آدمی کو کوئی شے اس شرط پر بیچنا کہ تم

کر سکتا ہے اور ہر ایک پر جو مطالبہ ہو گا دوسرا اُسکی طرف سے ضامن ہے اور شرکتِ مفاوضہ میں یہ ضَرور ہے کہ دونوں کے مال برابر ہوں اور نفع میں دونوں برابر کے شریک ہوں اور تصرف ودِین میں بھی مساوات ہو، لہٰذا آزاد و غلام میں اور نابالغ و بالغ میں اور مسلمان و کافر میں اور عاقل و مجنون میں اور دو نابالغوں میں اور دو غلاموں میں شرکت مفاوضہ نہیں ہو سکتی۔

(درمختار، کتاب الشرکۃ، ص ۳۶۳ ملتقطًا)

[1] .... المحیط البرھانی فی فقہ النعمانی، کتاب الشرکۃ، الفصل الاول فی بیان انواع الشرکات... الخ، ۶/ ۵

[2] .... بہارِ شریعت، ۲/ ۶۱۶، حصہ: ۱۱ ابتصرف

[3] .... ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی کراھیۃ بیع ما لیس عندك، ص ۳۲۱، حدیث: ۱۲۳۴

www.dawateislami.net

مجھے اتنا قرض دو یا قرض دے کر یہ کہنا کہ فلاں سامان ہمیں ہی بیچو۔ ہمارے ہاں یہ طریقہ کار آڑھتیوں اور مختلف قسم کے تاجروں میں رائج ہے کہ وہ کسان کو بیج یا کھاد وغیرہ کی مَد میں قرضہ دیتے ہیں اور یہ شرط لگا دیتے ہیں کہ تم اپنی فصل ہمیں ہی بیچو گے۔ یہ قرض پر نَفْع اٹھانا ہے جو کہ سود کے زمرے میں داخل ہے۔ اسی طرح کوئی نیا کاروبار شروع کرنا یا کوئی پراڈکٹ تیار کرنا چاہتا ہے تو اسے اس لئے قرض دینا کہ اپنا مال صرف ہمیں فروخت کرو گے کسی اور کو نہیں تو یہ بھی ناجائز و حَرام ہے۔ **فرمانِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو قرض کوئی نَفْع کھینچ لائے وہ سود ہے۔[1]

لکی اور بولی والی کمیٹی

لکی کمیٹی دو طرح کی ہوتی ہے: **(۱) پیسے دے کر سامان لینا:** اس کی صورت یوں ہوتی ہے کہ لوگ پیسوں کے ذریعے سے کمیٹی ڈالتے ہیں جس کی کمیٹی کھلتی چلی جاتی ہے وہ موٹر سائیکل (Motorcycle) وغیرہ لے جاتا ہے اور باقی ادائیگیوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔ ایسی کمیٹی ناجائز ہے کہ اس میں جہالت پائی جا رہی ہے کسی کو موٹر سائیکل ایک ہی کمیٹی پر مل رہی ہے تو کسی کو دو پر اور جس کا نام کمیٹی میں نہیں نکلتا اسے پوری قیمت پر، لہٰذا ایسی خرید و فروخت جس کے اندر چیز یا قیمت میں جہالت ہو وہ جائز نہیں ہوتی۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے، مَبیع اور قیمت میں جہالت کا ہونا خرید و فروخت کے جائز ہونے میں رکاوٹ ہے۔[2]

(۲) پیسے دے کر پیسے لینا: مثلاً ایک لاکھ کی کمیٹی ہے سب نے پانچ پانچ ہزار ڈالے، اب جس کی پہلی کمیٹی کھل گئی وہ بقیہ ادائیگیاں نہیں کرے گا۔ پہلی کمیٹی والا پانچ ہزار دے کر

[1] .... کنز العمال، کتاب الدین، الباب الثانی، فصل فی لواحق... الخ، جز ۶، ۳/۹۹، حدیث: ۱۵۵۱۲

[2] .... فتاوی ہندیہ، کتاب البیوع، الباب التاسع، الفصل الثامن فی جہالۃ المبیع والثمن، ۳/۱۲۱

پچانوے ہزار کا نفع لے رہا ہے اور دوسری کمیٹی والا دس ہزار دے کر نوّے ہزار کا نَفْع لے رہا ہے یہ جوا اور قرض پر نَفْع لینا ہے جو کہ ناجائز و حَرام ہے۔

لکی کمیٹی کی طرح **بولی والی کمیٹی** بھی ناجائز اور گناہ ہے۔ اس کی صورت کچھ یوں ہوتی ہے کہ مثلاً بیس ہزار کی کمیٹی ہو گی۔ ممبران میں سے کوئی ایک کہتا ہے مجھے اس ماہ پیسوں کی ضَرورت ہے لِہٰذا مجھے پندرہ ہزار ہی دے دیا جائے تو اسے پندرہ ہزار دے دیا جاتا ہے اور باقی بچے ہوئے پیسے سب ممبران کے مابین تقسیم ہوتے ہیں۔ یہ باقی بچی ہوئی رقم جو آپس میں تقسیم کی جاتی ہے وہ لینا جائز نہیں کیونکہ یہ پیسے بیع فاسِد[1] میں آ رہے ہیں اور بیع فاسِد میں جو نَفْع آتا ہے وہ سود ہوتا ہے۔ بحر الرائق میں ہے، ہر بیع فاسِد سود ہے۔[2]

لمحۂ فکریہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے فی زمانہ ہمارے تجارتی مُعاملات اور مارکیٹوں میں کتنے غیر شرعی طریقے رائج ہو چکے ہیں جن پر چلتے ہوئے ہم ناجائز و حَرام کمائی کی دلدل میں پھنستے چلے جا رہے ہیں۔ شاید اسی سبب ہماری زندگیوں میں سکون نہیں، طرح طرح کی پریشانیوں سے دوچار ہیں اور ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: **بعض لوگ ہاتھ پھیلا پھیلا کر گڑگڑا کر دعائیں مانگتے ہیں حالانکہ ان کی غذا اور ان**

---

[1] ...... اگر رُکنِ بیع (یعنی ایجاب و قبول یا چیز کے لینے دینے میں) یا محلِ بیع (یعنی مبیع) میں خرابی نہ ہو بلکہ اس کے علاوہ کوئی خرابی ہو تو وہ بیع فاسِد ہے مثلاً ثمن (قیمت) خمر (شراب) ہو یا جو چیز بیچی ہے اس کو کسی وجہ سے خریدار کے حوالے نہ کر سکتا ہو یا بیع میں کوئی شرط عقد کے تقاضے کے خلاف ہو۔ (بہار شریعت، ۲/ ۶۹۶، حصہ: ۱۱ بتصرف)

[2] ...... بحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب البیع، باب البیع الفاسد، ۶/ ۱۱۲

www.dawateislami.net

کالباس حرام کمائی کا ہوتا ہے، پھر ان کی دعا کیوں کر قبول ہو۔[1]

لِہٰذا ایک مسلمان تاجِر کے لئے یہ ضَروری ہے کہ وہ صرف وصرف رزقِ حلال ہی کمائے۔ مارکیٹ میں رائج ناجائز نظام میں ہی نہ رنگ جائے۔ بلکہ اس غیر شرعی نظام سے خود بھی بچے اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کرے۔ یوں اس کا کمانا جہاں عبادت شمار ہوگا وہیں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔

ہر کام شریعت کے مطابق کروں کاش! | یارب تُو مبلغ مجھے سنت کا بنا دے
اخلاق ہوں اچھے میرا کردار ہو ستھرا | محبوب کا صدقہ تُو مجھے نیک بنا دے[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تاجروں کی دِینی خدمات

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! تِجارَت کے شعبے کو جس طرح حُصُولِ رزق کے لئے نمایاں حَیثِیَّت حاصِل ہے، اسی طرح اس شعبے سے وَابَستہ نیک سیرت افراد نے قرآن و سنت کی تبلیغ و اِشَاعت میں بھی نمایاں کامیابی حاصِل کی ہے چونکہ **اللہ** والوں کا ایک انداز ہوا کرتا ہے کہ وہ جہاں بھی رہیں، جس کام سے بھی وَابَستہ ہوں، اس میں دِین کی خدمت کے پہلو ضَرور تلاش کرتے ہیں۔ ہر ممکنہ صورت میں خدمتِ دین کو بجالاتے ہیں۔ تِجارَت چونکہ ایک ایسا شعبہ ہے کہ اس میں نئے نئے اور عام و خاص افراد سے واسطہ پڑتا ہے، دُور و

---

[1] .... اسلامی زندگی، ص۱۳۹

صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقۃ... الخ، ص۵۰۷، حدیث 1015

[2] .... وسائل بخشش (مرمم)، ص۱۱۵ ملتقطاً

www.dawateislami.net

نزدیک سَفَر ہوتا ہے اس وجہ سے دِین کی خدمت کرنے والے شائقین کو بہت مواقع ملتے ہیں کہ وہ لوگوں کو اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب، طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکامات کی طرف راغِب کر سکیں۔

اس کے بر عکس عام کاروباری لوگ عموماً اپنی بول چال میں تو بہت محتاط ہوتے ہیں کہ ان کے منہ سے کوئی بھی ایسی بات نہ نکل جائے یا ان سے کوئی ایسا کام سر زد نہ ہو جائے جو ان کے کاروباری تعلقات پر منفی اثرات مُرَتَّب کرے۔ وہ نہ تو کسی کے بُرے مذہب و عقیدے پر اس کی رہنمائی کرتے ہیں اور نہ ہی کسی کے عَمَل وحَرَکت کے بارے میں کوئی بات کرنے کی ضَرورت محسوس کرتے ہیں۔ یہ لوگ مَصْلَحت اور عَافِیَّت کو پسند کرتے ہیں، تمام مُعَامَلات اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں مگر اپنی کاروباری مجبوریوں کی وجہ سے چپ سادھ لیتے ہیں، کسی سے کچھ نہیں کہتے بلکہ اکثریت کے جذبات کی ترجمانی کرتے اور ان کی رائے کو صحیح قرار دیتے ہیں، لیکن ہمارے تاجِر اسلافِ کرام کا انداز عام کاروباری لوگوں سے ہٹ کر خدمتِ دین کی حرص سے مُزَیَّن ہوتا تھا۔ انہیں اس بات کی قطعاً کوئی پروانہ ہوتی کہ اگر میں نے سامنے والے کو نیکی کی دعوت دی یا بُرے کام سے منع کیا تو میرے کاروبار میں نقصان ہو گا بلکہ وہ حضرات تو صرف اور صرف اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کی خاطر ہی اپنے تمام تر مُعَامَلات کو سر انجام دیتے تھے۔

آیئے! چند ایسی شخصیات کے مُتَعَلِّق جانتے ہیں، جنہوں نے تِجارَت بھی کی اور دِین کے کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیا مگر کبھی بھی اپنی تجارتی مصروفیات کو دِین کی راہ میں رُکاوٹ نہ بننے دیا۔

www.dawateislami.net

حضرت سَیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ

پیارے پیارے اِسلَامی بھائیو! اسلام کے خلیفۂ اوّل اَمِیرُالْمُؤمِنین حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ ایک کامیاب تاجِر تھے۔ آپ کا شُمار مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے غنی ترین لوگوں میں ہوتا تھا[١] جب جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا تو کپڑے کی تجارت کو اِختیار فرمایا اور اپنے اعلیٰ اخلاق، صاف گفتگو، زبان کی سچائی اور ایمان داری سے خوب نَفْع حاصِل کیا اور تھوڑے ہی عرصے میں مَشْہُور و مَعْرُوف تاجروں میں شُمار ہونے لگے۔[٢]

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ جب اسلام کی دولت سے مالامال ہوئے تو اسی دن سے اسلام کی خدمت اور تبلیغ و اِشَاعت کو اپنا اوّلین فرض سمجھ کر اس کے لئے کوشش فرمانا شروع کر دی چونکہ آپ ایک تاجر تھے تو سب سے پہلے آپ نے اپنے دیگر تاجر بھائیوں کو اسلام کے فوائد سے مُطَّلَع کیا اور اس جانِب راغب کیا۔ چُنانچِہ مَرْوِی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ جس دن اسلام لائے اسی دن حضرت سَیِّدُنا عثمان بن عفان، حضرت سَیِّدُنا طلحہ، حضرت سَیِّدُنا زبیر اور حضرت سَیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کے پاس پہنچے اور انہیں اسلام کی دعوت پیش کرنے کے بعد اسلام میں داخِل کر لیا اور دوسرے دن حضرت سَیِّدُنا عثمان بن مظعون، حضرت سَیِّدُنا ابو عُبَیدہ بن جَرَّاح، حضرت سَیِّدُنا عبدُالرَّحْمٰن بن عوف، حضرت سَیِّدُنا ابو سَلَمہ اور حضرت سَیِّدُنا ارقم بن ابی ارقم رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو بھی اسلام کی دعوت پیش کی تو وہ بھی آغوشِ اسلام میں آ گئے۔[٣]

---

[١] .... مرآۃ المناجیح، ۳۸۷/۵ بتصرف

[٢] .... فیضان صدیق اکبر، ص۳۷ بتصرف

[٣] .... تاریخ ابن عساکر، رقم ۳۳۹۸، عبد اللہ ویقال عتیق بن عثمان... الخ، ۴۹/۳۰ مفھومًا

www.dawateislami.net

ہوئے فاروق و عثمان و علی جب داخلِ بیعت
بنا فخرِ سلاسل سلسلہ صدّیقِ اکبر کا
بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدّیقِ اکبر کا
ہے یارِ غار، محبوبِ خدا صدّیقِ اکبر کا [۱]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مَطْبُوعَہ کتاب **فیضانِ فاروقِ اعظم** جلد ایک صفحہ 71 پر ہے: پورے عَرَب میں زیادہ تر معاش کا ذریعہ تِجارَت تھا، اس لئے سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بھی تجارت شروع کردی اور اس میں اتنا نفع کمایا کہ آپ کا شُمار مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡماً کے اغنیا یعنی مالداروں میں ہونے لگا۔ روایات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے تجارَت کو جاری رکھا یہاں تک کہ خلیفہ بن گئے اور بعدِ خلافت بھی تِجارَت کرتے رہے۔ چُنانچِہ امام ابراہیم نَخۡعِی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ خلیفہ ہونے کے باوُجُود تِجارَت کیا کرتے تھے۔ [۲]

فاروقِ اعظم اور نیکی کی دعوت

منقول ہے کہ اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا ایک نصرانی غلام

[۱] ......ذوقِ نعت، ص۷۶ تا ۷۷ ملتقطاً

[۲] ......تاریخ الاسلام، رقم ۱۰۵، عمر بن الخطاب، ۲/۹۶

تھا، جس کا نام ''اُسِّق'' تھا۔ اس کا بیان ہے کہ ایک بار اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم اِسلام قبول کرلو تو ہم تم سے مسلمانوں کے مُعامَلات میں مَدَد لیں گے کیونکہ ہمارے نزدیک ان کے مُعامَلات میں کافروں سے مَدَد لینا جائز نہیں ہے۔ میں نے اِسلام قبول کرنے سے اِنکار کر دیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اِرشاد فرمایا: لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ یعنی دِین میں کوئی زبردستی نہیں۔ پھر جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھے آزاد فرما دیا حالانکہ اُس وَقْت بھی میں نصرانی تھا اور اِرشاد فرمایا: تم آزاد ہو جہاں جانا چاہو چلے جاؤ۔[1]

اسی طرح کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ ایک بڑھیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پاس اپنی کسی ضَرورت سے آئی تو آپ نے اُسے اِسلام کی دَعْوَت دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اے بڑھیا! تم مسلمان ہو جاؤ سلامتی والی ہو جاؤ گی، اللہ پاک نے حضرت مُحَمَّدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مَبْعُوث فرمایا ہے۔ اس نے آپ کے سامنے اپنا سر کھولا تو اس کے بال بِالْکُل سفید ہو چکے تھے۔ گویا اس نے یہ بتایا کہ میں بِالْکُل بوڑھی ہو چکی ہوں، پھر کہا: اب تو موت بھی میرے بہت قریب ہے۔ یہ سن کر اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: اے اللہ تُو گواہ ہو جا۔ (یعنی میں نے اسے اِسلام قبول کرنے پر مَجْبُور نہیں کیا۔)[2] پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے قرآنِ پاک کی یہ آیتِ مُبارکہ تلاوت کی:

لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ﳜ (پ۳، البقرۃ:۲۵۶) | ترجمۂ کنزالایمان: کچھ زبردستی نہیں دِین میں۔[3]

[1] ......طبقات ابن سعد، رقم ۱۰۷۱، اسق مولی عمر بن الخطاب، ۶/ ۲۰۲

[2] ......سنن کبری للبیھقی، کتاب الطھارۃ، باب التطھر فی اوانی المشرکین ... الخ، ۱/ ۱۱۷، حدیث: ۱۳۰

[3] ......تفسیر در منثور، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵۶، ۲/ ۲۲

منوانا ہمارا منصب نہیں

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! ان دونوں واقعات سے جہاں ہمیں سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی خدمتِ دین بصورتِ تبلیغِ دِین کا پتا چلا وہیں یہ درس بھی ملا کہ چاہے کوئی مانے یا نہ مانے ہمیں نیکی کی دعوت دینے سے خود کو محروم نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ کسی کو منوانا ہمارا منصب نہیں ہمارا کام کوشش کیے جانا، نیکی کی دعوت پہنچانا اور ثوابِ آخرت کمانا ہے۔ کامیابی دینے والی ذات ربِّ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ کی ہے۔

ایک مرتبہ اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ ربُّ الانام میں عَرض کی: اے اللہ! جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے اس کی جزا کیا ہے؟ اللہ رَبُّ الْعِزَّت نے اِرشَاد فرمایا: میں اُس کے ہر ہر کلِمہ کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنَّم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔[1]

کرم سے "نیکی کی دعوت" کا خوب جذبہ دے
دوں دھوم سنّتِ محبوب کی مچا یا رب[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ

مَروِی ہے کہ ہجرت کا حکم ملنے کے بعد جب حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ

---

[1] .... مکاشفۃ القلوب، باب فی الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ص ٦٥

[2] .... وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص ٧٧

www.dawateislami.net

اللہ عَنْہ اپنا سب مال و متاع مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً میں چھوڑ کر خالی ہاتھ مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً پہنچے تو دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسرے مہاجرین کی طرح انہیں بھی ایک انصاری صحابی حضرت سَیِّدُنا سعد بن ربیع رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ساتھ رِشتۂ اُخوت میں پِرو دیا جو مدینہ شریف کے بہت بڑے مال دار شخص تھے۔ انہوں نے اپنا آدھا مال آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی خدمت میں پیش کر دیا مگر حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اس عظیم پیشکش کو قبول نہ کیا بلکہ ان سے فرمایا: **اللہ** پاک آپ کو برکتیں عطا فرمائے، میں آپ کے مال سے کچھ نہ لوں گا، بس آپ بازار کا راستہ بتا دیجئے جہاں تِجارت ہو سکے۔ چُنانچہ انہوں نے آپ کو بازارِ قَیْنُقَاع کی راہ دکھائی تو آپ نے وہاں گھی اور پنیر کی تِجارت شروع کر دی۔ [1]

شیخُ الحدیث حضرت علّامہ مولانا عبدُ المُصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: رفتہ رفتہ حضرت عبدُ الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی تِجارت میں اتنی خیر و بَرَکت اور ترقی ہوئی کہ خود ان کا قول ہے کہ میں مٹی کو چھو دیتا ہوں تو سونا بن جاتی ہے۔ [2] منقول ہے کہ ان کا سامانِ تجارت سات سو (700) اُونٹوں پر لد کر آتا تھا اور جس دن مدینہ میں ان کا تجارتی سامان پہنچتا تھا تو تمام شہر میں دُھوم مچ جاتی تھی۔ [3]

خدمتِ دِین میں کردار

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے دِین

---

[1] .... بخاری، کتاب البیوع، باب ما جاء قول اللہ تعالی، ص ۵۳۵، حدیث: ۲۰۴۸ مفہومًا

[2] .... سیرت مصطفیٰ، ص ۱۸۷

[3] .... اسد الغابۃ، رقم ۳۳۷۰، عبد الرحمن بن عوف، ۳/ ۴۷۸ مفہومًا

کی خدمت میں یوں اپنا حِصّہ شامل کیا کہ دیگر نیک کاموں میں شِرکت کے ساتھ ساتھ خوب خوب علمِ دِین حاصِل کر کے دُوسروں تک پہنچانے میں بھی مصروفِ عمل رہے۔

عہدِ رسالت میں عام طور پر کسی کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو وہ مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عالی میں حاضِر ہو کر دریافت کر لیتا جو بارگاہِ نبوت میں حاضر نہ ہو سکتا وہ اُن صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے شرعی رہنمائی حاصِل کر لیتا جنہیں سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عِلْمی وَجاہَت کی بنا پر اس کام کی اِجازت عطا فرما رکھی تھی۔[1] آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا شُمار بھی انہی عِلْمی شخصیات میں ہوتا تھا۔ چُنانچِہ رِیاضُ النَّضرہ میں ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہ اُن ذی وقار شخصیات میں سے ہیں جو سرکارِ دو جہاں، مکی مدنی سُلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک زمانے میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔[2]

صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں آپ کی علمی بصیرت اس قدر ممتاز تھی کہ اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ بھی مَسائِلِ شرعیہ میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مُشاوَرت فرمایا کرتے تھے۔ روایت میں آتا ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے جب اپنے دورِ خلافت میں شراب نوشی کی حد پر مشورہ طلَب فرمایا تو حضرت سَیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عَرض کی: میری رائے یہ ہے کہ حُدود میں جو سب سے کم حد ہے (یعنی 80 کوڑے) اسے اِختیار فرمائیے۔ لہٰذا حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے شراب نوشی کی یہی حد مُقرّر فرما دی۔[3]

[1] ...... حضرت سیدنا عبد الرحمن بن عوف، ص ۱۰۰

[2] ...... الریاض النضرۃ، الباب الخامس، القسم الثانی، الفصل التاسع، ذکر اختصاصہ بالفتوی... الخ، ۱/۱۳۶

[3] ...... ترمذی، کتاب الحدود، باب ما جاء فی حد السکران، ص ۳۷۰، حدیث: ۱۴۴۳ ماخوذاً

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حضرت سَیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہ اتنے بڑے تاجِر ہونے کے باوُجُود علمی مَقام و مرتبے میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ مگر افسوس ایک ہم ہیں کہ عِلمِ دِین سیکھنے سکھانے سے کوسوں دُور ہیں۔ آہ! ہمیں تو دُرُست طریقے سے دیکھ کر قرآن پڑھنا بھی نہیں آتا۔ خدارا خود پر رحم کیجئے اور وقت نکال کر اپنے سینوں کو قرآن اور علم کی روشنی سے مُنَوَّر کیجئے۔ اس کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان میں شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی بَرَکت سے جہاں آپ صحیح تَلَفُّظ کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھنا سیکھیں گے، وہیں روز مرّہ کے دِینی ضروری مسائل سے بھی آگاہی نصیب ہوگی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مجلس مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان کے تحت مَساجِد کے علاوہ مختلف مارکیٹوں وغیرہ میں بھی تعلیمِ قرآن کو عام کرنے کے لئے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان کا اِہتمام کیا جاتا ہے، تاجر اسلامی بھائی اِس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے خود بھی قرآنِ کریم پڑھنے اور اپنے تحت کام کرنے والوں (Workers) کو بھی قرآنِ کریم پڑھانے کی سعادت حاصل کریں۔ مَدَنی قافلوں میں بھی سفر کرکے دِینِ اسلام کی سربُلندی کے لئے اپنی خدمات پیش کرسکتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

شَیْخُ الاسلام حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کپڑے کے سوداگر (تاجر) تھے، اپنی تِجارت کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اگر پانچ شخصیات نہ ہوتیں تو میں

www.dawateislami.net

تِجارت ہی نہ کرتا، پوچھا گیا وہ پانچ شخصیات کون ہیں تو فرمایا: (۱) حضرت سُفیان ثَوری (۲) حضرت سُفیان بن عُیَیْنَہ (۳) حضرت فُضَیل بن عِیاض (۴) حضرت محمد بن سَمّاک اور (۵) حضرت اِبنِ عُلَیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تِجارت کی خاطر خُراسان تک کا سَفَر فرماتے اور جو نَفع حاصِل ہوتا، اس میں سے ضَرورت کے مُطابِق اپنے اہل وعیال اور حج کا خرچہ نکال کر باقی ان پانچ ہستیوں کو بھجوا دیتے۔ [1] آپ کی ساری زندگی حج، تِجارت اور جہاد کے لئے سفر کرتے گزری۔ آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے جہاد کے موضوع پر کتاب تصنیف فرمائی۔ [2]

خدمتِ دِین کا منفرد انداز

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی دِین اسلام کی خدمت کا ایک مُنْفَرِد انداز تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ان اہلِ علم لوگوں پر اپنا سرمایہ خرچ کرتے، جو دِین کی تبلیغ واِشاعت میں مصروف ہوتے تھے تاکہ وہ فکرِ مَعاش سے بے فِکر ہو کر مُسْتَقِل مزاجی سے یہ فریضہ انجام دیتے رہیں، چُنانْچِہ حضرت حِبّان بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو اپنا شہر چھوڑ کر دوسرے شہروں میں مال تقسیم کرنے پر مَلامت کی گئی تو آپ نے فرمایا: میں ایسی جگہیں جانتا ہوں، جہاں صاحِبِ فضل وکمال اور مُخْلِص لوگ رہتے ہیں، جنہوں نے اچھی طرح علمِ حدیث حاصِل کیا اور لوگوں کو ان کے علم کی ضَرورت ہے، اگر ہم نے ان کو چھوڑ دیا تو ان کا علم ضائع

[1] .... تاریخ بغداد، رقم ۳۲۷۷، اسماعیل بن ابراھیم بن مقسم... الخ، ۶/ ۲۳۴

[2] .... الاعلام للزرکلی، حرف العین، ابن المبارك، ۴/ ۱۱۵ ملتقطاً

www.dawateislami.net

ہو جائے گا اور اگر ہم نے ان کی مدد جاری رکھی تو وہ نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے لئے علم پھیلا دیں گے۔ [1]

حضرت دَعْلَج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سَیِّدُنا دَعْلَج بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت مال دار تاجر ہونے کے ساتھ ساتھ استاذُ المحدثین (حدیث پڑھانے والوں کے استاد) اور ایک عظیم فقیہ (علم فقہ میں مہارت رکھنے والے) بھی تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ذریعۂ معاش کے لئے کپڑے کی تِجارت کو اِختیار فرمایا۔ [2] جو نَفْع حاصل ہوتا اسے خیر و بھلائی اور دِین کے کاموں میں بھی خرچ فرمایا کرتے۔

خیر و بھلائی کے کاموں میں مدد گار

منقول ہے کہ حضرت ابنِ ابی موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کہیں مال کی ادائیگی کرنی تھی۔ ان کا بیان ہے کہ زمین اپنی تمام تر وُسعت کے باوجود مجھ پر تنگ ہوگئی اور میں بہت پریشان ہو گیا، کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ مال کس طرح سے ادا کروں؟ اسی پریشانی کے عالَم میں صبح سویرے کَرْخ جانے کے ارادے سے اپنے خچر پر سوار ہو گیا، میرا خچر کہاں جارہا تھا مجھے کچھ پتا نہیں تھا۔ خچر دَرْبُ السَّلُوْلی علاقے میں واقع حضرت سَیِّدُنا دَعْلَج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مسجد کے دروازے پر آکر رُک گیا، میں مسجد میں داخل ہوا اور ان کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی۔ نماز کے بعد حضرت سَیِّدُنا دَعْلَج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ میری طرف مُتَوَجِّہ ہوئے، مجھے خوش آمدید کہا اور اپنے گھر لے گئے، وہاں دستر خوان بچھایا گیا اور کھانے کے لئے ہَرِیسہ (عرب کا مشہور حلوہ) پیش

1 ......سیر اعلام النبلاء، رقم ۱۲۸۴، عبد اللہ بن المبارک بن واضح، ۷/۶۰۸

2 ......سیر اعلام النبلاء، رقم ۳۲۱۹، دعلج بن احمد... الخ، ۱۲/ ۲۰۴ تا ۲۰۷ ملتقطاً

www.dawateislami.net

کیا، میں سوچوں میں گم کھانے لگا، آپ نے مجھ سے پوچھا: کیابات ہے میں تمہیں پریشان دیکھ رہاہوں، میں نے اپنی پریشانی بتائی تو آپ نے فرمایا: بے فکر ہو کر کھاؤ، تمہاری حاجت پوری کر دی جائے گی۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے مجھے دس ہزار (10,000) دِینار (یعنی سونے کی اشرفیاں) دِیں، میں جب وہاں سے اُٹھاتو میرا دل خُوشی سے جھوم رہاتھا۔ ان دِیناروں سے میں نے مال کی ادائیگی کی، اس کے بعد جب اللہ پاک نے مجھے مال عطا فرمایاتو میں حضرت سَیِّدُنا دَعْلَج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے لیاہوا مال انہیں لوٹانے کے لئے حاضِر ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میری نیّت اس کو واپَس لینے کی نہیں تھی، جایئے! اس مال سے اپنے بچّوں کے لئے سامان خرید لیجئے۔ میں نے کہا: حضرت! آپ کو اتنا مال کیسے حاصل ہوا کہ آپ نے مجھے دس ہزار (10,000) دِینار دے دیئے؟ آپ نے فرمایا: میں قرآن کا حافظ بنا، علمِ حدیث حاصِل کیا اور ساتھ ساتھ کپڑوں کی تِجارت بھی کرتا رہا، ایک دن ایک تاجر میرے پاس آیا اور پوچھا: کیا آپ کا نام دَعْلَج ہے؟ میں نے کہا: ہاں! اس نے کہا: میں اپنا مال مُضارَبَت کے طور پر آپ کو دینا چاہتا ہوں اور پھر دس لاکھ (10,00000) دِرہم مجھے دے کر کہا: ہاتھ کُھلا رکھ کر کام کریں، مال خرچ کرنے کی جو جگہیں آپ کو معلوم ہیں وہاں مال لے جایئے۔ وہ تاجر ہر سال میرے پاس آتا اور مجھے دس لاکھ (10,00000) درہم دے کر جاتا، اس طرح مال بڑھتا جارہاتھا۔

ایک مرتبہ اس نے کہا: میرا سمندر میں بکثرت سَفَر رہتاہے، اگر میں ہلاک ہو جاؤں تو یہ مال آپ کا ہے اس شرط پر کہ آپ اس سے صَدَقہ کریں گے، مَساجِد بنوائیں گے اور اسے خیر کے کاموں میں خرچ کریں گے۔ اس لئے یہ مال و دولت میں نیکی کے کاموں میں ہی

خرچ کرتا ہوں۔ اللہ پاک نے میرے ہاتھ میں مال کو بڑھا دیا اور جب تک میں زندہ رہوں تم میرے اس مُعَاملے کو چھپائے رکھنا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تاجروں کی اسلام کی خاطر مالی قربانیاں

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف تاجر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے جس طرح تبلیغِ دِین میں اپنا اپنا کردار ادا کیا وہیں اگر دِینِ اسلام کی خاطر مالی قربانی کا وَقْت آیا تو ان نفوسِ قدسیہ نے دل کھول کر راہِ خدا میں اپنا مال خرچ کیا، ترغیب کے لئے چند ایک واقعات ذِکْر کئے جاتے ہیں، آیئے! مُلَاحظہ کیجئے۔

کُل مال راہِ خدا میں قربان

اسلام کے پہلے خلیفہ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے پوری زندگی اپنے آقا کریم، صاحِبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اشاروں پر کثیر مال و دولت اللہ پاک کی راہ میں خرچ کیا بلکہ اس عظیم کام میں اپنا حِصّہ شامل کرنے کے لئے شروع دن سے ہی میدانِ عمل میں آگئے تھے۔ روایت میں آتا ہے کہ اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جس دن اسلام کی آغوش میں آئے، اس وَقْت آپ کے پاس چالیس ہزار (40,000) دِرہم یا دِینار تھے، سارے کے سارے راہِ خدا میں خرچ کر دیے۔[2]

غزوۂ تبوک کے موقع پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے مالی خدمت کا ایسا عظیمُ الشّان مُظاہرہ

[1] ...... سیر اعلام النبلاء، رقم ۳۲۱۹، دعلج بن احمد... الخ، ۱۲/۲۰۶ ملخصًا

[2] ...... الاستیعاب، رقم ۱۶۵۱، عبد اللہ بن ابی قحافۃ، ۳/۹۴

فرمایا کہ تاریخ میں اس کی مِثال نہیں ملتی، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنا سارا کا سارا مال اسلام اور مسلمانوں پر نچھاور کر دیا۔ روایت میں ہے جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے گھر کا سارا مال و متاع بار گاہِ رِسالت میں حاضِر کر دیا تو رسول مختار، دو عالَم کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسَار فرمایا: گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ عرض کیا: ان کے لئے **اللہ** اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں (مطلب یہ کہ میرے اور میرے اہل و عیال کے لئے **اللہ** و رسول کافی ہیں)۔[1]

اک دن رسول پاک نے اصحاب سے کہا
دیں مال راہ حق میں جو ہوں تم میں مال دار
لے آیا اپنے ساتھ وہ مردِ وفا سرِشت
ہر چیز، جس سے چشم جہاں میں ہو اعتبار
بولے حضور، چاہیے فکر عیال بھی
کہنے لگا وہ عِشق و مَحبّت کا راز دار
پروانے کو چراغ ہے، بلبل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نفیس چیز کی قربانی

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی سَخاوَت کا یہ عالَم تھا کہ راہِ خدا میں اپنی سب سے زیادہ پسندیدہ چیزیں بھی خرچ کر دیا کرتے تھے۔ حضرت سَیِّدُنا **عبد اللہ** بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میرے والدِ گرامی اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے حصے میں خیبر کی کچھ زمین آئی تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا: **یَا رَسُوْلَ اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ خیبر کی زمین میرے حصے میں آئی

[1] ...... ابو داود، کتاب الزکاۃ، باب الرخصۃ فی ذلک، ص ۲۷۴، حدیث: ۱۶۷۸

[2] ...... کلیات اقبال، بانگ درا، ۲۵۲-۲۵۳ ملتقطاً

www.dawateislami.net

ہے اور اس سے نفیس مال مجھے کبھی نہیں ملا، آپ اِرشَاد فرمائیں کہ میں اس زمین کا کیا کروں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: اے عمر! اگر تم چاہو تو اسے اپنی ملکیت ہی میں رکھو اور اس کے منافع راہِ خدا میں صَدَقَہ کر دو۔ چُنانچِہ حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس زمین کو ایسے صَدَقَہ کیا کہ نہ تو اس کو بیچا جائے گا، نہ ہی ہبہ کیا جائے گا اور نہ ہی اس میں وراثت جاری ہو گی بلکہ اس کی آمدنی کو فقرا، غریب رشتہ داروں، مسافروں، مہمانوں اور راہِ خدا میں خرچ کیا جائے گا اور اس کے متولی کو اجازت ہے کہ اس میں سے اپنی ذات یا دوستوں پر جائز طریقے سے خرچ کرے۔[1]

جنّت خریدنے والے

اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شانِ سخاوت کے تو کیا کہنے! ان کی دریا دِلی سے کون وَاقِف نہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اپنی مبارک زندگی میں تاجدارِ نبوّت، شَہَنْشاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دو مرتبہ جنّت خریدی، ایک مرتبہ (پانی کا کنواں) **بیرِ رُومہ** (یہودی سے خرید کر مسلمانوں کے پانی پینے کے لئے) وَقْف کر کے اور دُوسری بار **جَیْشِ عُسْرَت** کے مَوْقَع پر۔[2]

حضرت سَیِّدُنا عبدُالرحمن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہِ اقدس میں حاضِر تھا اور حُضورِ اکرم، رسولِ محترم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو جَیْشِ عُسْرَت (یعنی غزوۂ تبوک) کی تیّاری کے لئے ترغیب اِرشَاد فرما رہے تھے۔ حضرت سَیِّدُنا عثمان

[1] ...... بخاری، کتاب الوصایا، باب الوقف کیف یکتب؟، ص ۷۲۰، حدیث: ۲۷۷۲

[2] ...... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب اشتری عثمان الجنۃ مرتین، ۴/۶۸، حدیث: ۴۶۲۶

بن عفّان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اُٹھ کر عَرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پالان اور دیگر سامان سَمیت سو(100) اُونٹ میرے ذِمّے ہیں۔ حُضور سراپا نور صَلَّی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پھر تَرغیباً فرمایا۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ دوبارہ کھڑے ہوئے اور عَرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں تمام سامان سَمیت دو۲سو(200) اُونٹ حاضِر کرنے کی ذِمّہ داری لیتا ہوں۔ دو۲جہاں کے سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پھر تَرغیباً ارشاد فرمایا تو حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عَرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں مع سامان تین۳سو(300) اُونٹ اپنے ذِمّے قبول کرتا ہوں۔

راوی فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حُضورِ اَنور، مدینے کے تاجْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ سُن کر مِنبرِ مُنَوَّر سے نیچے تشریف لاکر دو۲مرتبہ فرمایا: آج سے عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) جو کچھ کرے اُس پر مُواخذہ (یعنی پوچھ گچھ) نہیں۔[1]

حضرت سیِّدُنا عبد الرّحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی سخاوت کی چند جھلکیاں

حضرت علّامہ مُلّا علی قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا عبد الرّحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے راہِ خدا میں خرچ کی چند جھلکیاں بیان کرتے ہیں: (۱) سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طیّبہ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ایک بار چا۴ر ہزار(4000) دِینار خیرات کئے (۲) ایک بار چالیس ہزار(40,000) دینار راہِ خدا میں دیئے (۳) ایک بار پا۵نچ سو (500) گھوڑے مجاہدوں کو دیئے (۴) ایک بار پندرہ سو(1500) اُونٹ راہِ خدا میں دیئے

[1] .... ترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللّٰہ، باب مناقب عثمان بن عفان، ص ۸۴۲، حدیث: ۳۷۰۹

www.dawateislami.net

(۵)وفات کے وقت پچاس ہزار (50,000) دِینار خیرات کرنے کی وَصِیَّت کی (۶) ایک بار آپ بیمار ہوئے تو اپنا تہائی مال خیرات کرنے کی وَصِیَّت کی، مگر بعد میں آرام ہو گیا تو وہ مال خود ہی خیرات کر دیا (۷) ایک بار صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سے کہا کہ جو جنگِ بدر میں شریک تھے، انہیں فی کس چار سو (400) دِینار میں دُوں گا (۸) اُمَّہاتُ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُنَّ کی خدمت میں ایک باغ پیش کیا (جو چار لاکھ (4,00000) میں فروخت ہوا۔) (۹) ایک بار ایک دن میں ڈیڑھ لاکھ (یعنی 1,50,000) دِینار خیرات کیے، رات کو حساب لگایا پھر بولے کہ میرا سارا مال مہاجرین و انصار پر صَدَقہ ہے حتی کہ فرمایا میری قمیض فلاں کو اور میرا عمامہ فلاں کو۔ حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیۡہِ السَّلَام بارگاہِ رِسالَت میں حاضر ہوئے اور عَرض کیا: **یَارَسُولَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! عبدُ الرَّحمٰن کے صدقات قبول ہیں، انہیں بے حساب جنّتی ہونے کی خبر دے دیجئے۔[1]

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جرم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک ہزار غلاموں کی آمدنی

پیارے پیارے اِسلَامی بھائیو! اپنے جیتے جی جنّت کی خوشخبری پانے والے مشہور صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ بھی انتہائی کامیاب تاجِر تھے، ایک بار جب ان سے ان کی کامیابی کا راز پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: میں

[1] ...... مرقاۃ المفاتیح، کتاب المناقب، باب مناقب العشرۃ، ۱۱/ ۲۸۲، تحت الحدیث: ۶۱۳۰ بتقدم و تاخر

[2] ...... ذوقِ نعت، ص ۱۸

www.dawateislami.net

نے کبھی بِن دیکھے کوئی چیز خریدی نہ کبھی کم نفع کو رد کیا، **اللہ** پاک جسے چاہے بَرَکت سے نواز دیتا ہے۔ [1]

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ایک ہزار (1000) غلام تھے جو محنت و مزدوری کر کے آپ کو کثیر رقم دیا کرتے تھے لیکن اس میں سے ایک درہم بھی آپ کے گھر میں داخل نہ ہوتا بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ تمام کا تمام مال صَدَقَہ کر دیا کرتے تھے۔ منقول ہے کہ ایک بار حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عَوَّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنا ایک گھر چھ لاکھ (6,00000) میں فروخت کیا تو آپ سے عَرض کی گئی: اے ابو عبد **اللہ**! آپ کو تو نقصان ہو گیا۔ تو آپ نے اِرشاد فرمایا: ہر گز نہیں، خدا کی قسم! عنقریب تم جان لوگے کہ میں نے نقصان نہیں اٹھایا کیونکہ میں نے یہ مال راہِ خدا میں دے دیا ہے۔ [2]

میں سب دولت رہِ حق میں لٹا دوں
شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو [3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تاجر دین کی خدمت کیسے کر سکتا ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک تاجِر کے لئے دین کی خدمت کے کئی مواقع ہو سکتے ہیں جن میں وہ شامِل ہو کر مُختَلِف انداز میں اپنا کردار ادا کر سکتا ہے۔ مختصراً چند مَدَنی پھول پیشِ خدمت ہیں۔

[1] .... الاستیعاب، رقم ۸۱۱، الزبیر بن العوام الاسدی، ۲/ ۹۲

[2] .... عمدۃ القاری کتاب الخمس، باب برکۃ الغازی...الخ، ۱۰/ ۴۶۴، تحت الحدیث: ۳۱۲۹ ملتقطاً

[3] .... وسائل بخشش (مرمم)، ص ۳۱۶

﴿1﴾ تاجِر کو چاہیے کہ شریعت کے مُطابِق زکوٰۃ کی مکمل ادائیگی کرے۔ اپنے رشتے داروں عزیزوں کو دینے کے ساتھ ساتھ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دَعوتِ اِسلامی کے دینی اداروں مثلاً جَامِعَاتُ الْمَدِیْنَہ[1] اور مَدَارِسُ الْمَدِیْنَہ[2] کی بھی خدمت کرے۔

﴿2﴾ اسی طرح ماہانہ کی بنیاد پر بھی حَسْبِ توفیق صَدَقہ وخیرات کا سلسلہ جاری رکھے۔

﴿3﴾ اپنی دکان، کارخانے اور دفتر (Office) وغیرہ میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی عطیات بکس[3] کی ترکیب بنائے۔

﴿4﴾ مارکیٹ وغیرہ میں ڈونیشن سیل[4] لگوانے کا بھی اہتمام کرے۔

---

[1] ......دعوتِ اسلامی کے کثیر شعبہ جات میں سے جامعۃ المدینہ ایک ایسا شعبہ ہے جس میں عالم بنانے والا کورس درسِ نظامی بالکل مفت کروایا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس وقت ملک وبیرونِ ملک 616 جامعات المدینہ اس دینی کام میں مصروفِ عمل ہیں۔

[2] ......مدرسۃ المدینہ دعوتِ اسلامی کا وہ شعبہ ہے جس کے اندر حفظ وناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہزاروں مدنی منے اور مدنی منیاں اس سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ ملک وبیرونِ ملک میں 3189 مدرسۃ المدینہ للبنین اور للبنات خدمتِ دین میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔

[3] ......اپنی دکان، کارخانے، کلینک، ہسپتال وغیرہ میں مدنی عطیات بکس رکھوانے کے لئے اپنا نام، دکان کا نام، فون نمبر، مکمل پوسٹل ایڈریس اس نمبر 0315 6261292 پر کال / SMS / واٹس ایپ فرمائیں یا ma.boxcomplaint@dawateislami.net پر میل فرمائیں۔

[4] ......عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی اپنے مدنی کاموں کی خاطر شریعت اور تنظیم کے دائرے میں رہتے ہوئے مدنی عطیات جمع کرنے کے لئے جگہ جگہ مستقل ڈونیشن سیل / ڈونیشن کاونٹر (مدنی بستہ) / جھولی لگانے کا اہتمام کرتی ہے۔ اس مدنی کام کے تعلق سے معلومات / رہنمائی / شکایات / مسائل کے لئے اس نمبر پر رابطہ فرمائیں 0313 2626825۔

﴿5﴾ روزانہ کی بنیاد پر دو مَدَنی درس میں مشغولیت رکھے۔ ایک گھر درس اور ایک دکان، کارخانے، دفتر یا مارکیٹ وغیرہ میں جہاں سہولت ہو۔ ان میں سے ایک درس خود دینے کا شرف حاصل کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ تبلیغِ دین کا بھی ثواب ہاتھ آئے گا۔

﴿6﴾ ہفتے میں ایک دن ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں شرکت کی سَعادت حاصل کی جائے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اس کی بَرَکت سے خوب خوب علم دین سیکھنے کا موقع ملے گا اور دوسروں تک پہنچانے میں بھی مَدَد ملے گی۔

﴿7﴾ ہر روز مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان میں پڑھنے پڑھانے کا اِہتمام کرے۔ (اپنی دکان، دفتر، فیکٹری وغیرہ میں اپنے تحت کام کرنے والوں کو بھی مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان کے ذریعے دُرُست قرآن کریم پڑھانے کی ترکیب کی جائے تو ثواب کا عظیم خزانہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔) سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قرآن پاک سیکھ کر اسے سکھانے والے کو بہترین شخص قرار دیا ہے۔[1]

﴿8﴾ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع اور ہفتہ وار مَدَنی مذاکرے میں شِرْکت کو اپنا معمول بنائے اس کی بَرَکت سے جہاں ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی وہیں آپ کا اجتماع و مَدَنی مذاکرے میں آنا کئی افراد کے لئے باعث ترغیب ہو گا۔ مزید یہ کہ نیکی کی دعوت کی نِیَّت سے بوقت اجتماع دکان و فیکٹری کے باہر پینافلیکس (Panaflex) پر یہ تحریر بھی لکھ دیجئے۔

[1] ....بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیر کم من تعلم القرآن، ص۱۲۹۹، حدیث: ۵۰۲۷ مفہومًا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ہر جمعرات بعدِ نمازِ مَغرِب دَعوتِ اِسلامی کا ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتِماع (یہاں اپنے شہر کے قریبی ہفتہ وار اجتماع کی جگہ کا نام لکھیں مثلاً پُرانی سبزی منڈی محلہ سوداگراں) میں ہوتا ہے، اس لئے ہر جمعرات کو دُکان نمازِ عصر کے بعد (تقریباً 05:00) بجے بند ہو جایا کرے گی، آپ بھی شِرکت کی سَعادت حاصِل کرکے ڈھیروں نیکیاں حاصل کیجئے۔

﴿9﴾ مہینے میں کم از کم ایک بار اپنی دکان وغیرہ پر ختم گیارہویں شریف کا انتظام بھی کرے جس میں تلاوت نعت، مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی کا مُختَصَر سنتوں بھرا بیان، ختم شریف، دعا اور صلوٰۃ وسلام کا سلسلہ ہو۔ مزید یہ کہ ربیع الاول کے مُبارک مہینے میں اجتماعِ میلاد کی بھی ترکیب بنائی جائے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ نیکی کی دعوت کی دھومیں مچ جائیں گی۔

﴿10﴾ خدمتِ دین کا بہترین طریقہ اشاعت علم دین بھی ہے لِہٰذا مَکْتَبَةُ الْمَدِيْنَه کے شائع کردہ کتب ورسائل خرید کرکے خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے اور تحائف بھی دیجئے۔ رغبت دلانے کے لئے اپنے گھر، دفتر، دکان وغیرہ میں کسی نمایاں جگہ پر رسائل ریک[1] لگانے کی ترکیب کیجئے۔

﴿11﴾ ہر 12 ماہ میں 1 ماہ اور ہر ماہ کم سے کم 3 دن عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلے میں سَفَر کی سَعادت حاصِل کرے۔

﴿12﴾ ہو سکے تو اپنے تحت کام کرنے والوں کو بھی باری باری مَدَنی قافلے میں سَفَر اور فیضانِ نماز کورس وغیرہ کروائیے تو یہ بھی علم دین سیکھنے کی سعادت پا سکیں گے۔

---

[1] ......رسائل ریک حاصل کے لئے مکتبہ المدینہ سے رابطہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

﴿13﴾ مَدَنی قافلوں میں سفر اور مختلف مَدَنی کورسز کرنے والے غریب اسلامی بھائیوں کی مالی مُعاوَنَت کرے یعنی اپنے پلے سے مَدَنی قافلوں اور مَدَنی کورسز وغیرہ کے اخراجات پیش کرے۔

﴿14﴾ دعوت اسلامی کی مجلس اثاثہ جات وخُدّامُ الْمَساجِد کے ساتھ مل کر خالی پلاٹس میں مَساجِد / مَدَارِسُ الْمَدِیْنَہ وجَامِعَاتُ الْمَدِیْنَہ / مَدَنی مراکز فیضان مدینہ کی تعمیرات میں بڑھ چڑھ کر اپنامالی تعاوُن شامل کرے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس تاجران (دعوت اسلامی) کے قیام کا مقصد

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! تاجر اور تِجارت کی اَہمیَّت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے چونکہ یہ شعبہ ہر ملک وملت کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حَیثِیَّت رکھتاہے، اس لئے تاجروں کا اثر ورسوخ بھی معاشرے میں عام آدمی سے بہت زیادہ ہوتاہے۔ اور اگر یہی اثر ورسوخ دِین کی خدمت کے لئے استعمال ہو تو ایک عام آدمی کی نیکی کی دعوت کی بہ نسبت تاجِر کی نیکی کی دعوت کے اثرات بھی نمایاں ہوں گے۔ اس اَہمیَّت کے پیشِ نظر عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی نے اس شعبے میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے **مجلس تاجران** کا قیام کیا تاکہ اِس کے ذریعے تاجران تک نیکی کی دعوت پہنچے اور تاجِر اسلامی بھائی بھی عَمَلی طور پر اپنی دِینی خدمات پیش کرسکیں۔

مجلس تاجران کے **مدنی پھول** مُرتَّب کئے گئے ہیں تاکہ اِس شعبے کے ذِمہ داران اور وابستہ اِسلامی بھائی مَدَنی مَرکز کے دِیے ہوئے طریقِ کار کے مُطابِق اس شعبے کا مَدَنی کام

شریعت اور تنظیم کے دائرے میں رہ کر سکیں۔

”غمِ مال سے بچانا مَدَنی مدینے والے“ کے 25 حروف کی نسبت سے مجلسِ تاجران کے 25 مدنی پھول

فرمانِ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ: دعوتِ اسلامی کا 99.99 فیصد مدنی کام انفرادی کوشش سے ممکن ہے۔

① **فرمانِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**۔ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1] اس لئے مجلسِ تاجران کا ہر ذِمّہ دار اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ ”**72 مَدَنی اِنعامات**“ میں سے ”مَدَنی اِنعام نمبر 1“ پر عَمَل کرتے ہوئے یہ نیّت کرتا رہے کہ: میں **اللہ** پاک کی رِضا اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی کے لئے دعوتِ اسلامی کے شعبے **مجلس تاجران** کا مَدَنی کام مَدَنی مرکز کے طریقِ کار کے مُطابِق کروں گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

② مجلسِ تاجران کا مَدَنی کام ملک وبیرونِ ملک تجارتی مَراکز، اسٹاک مارکیٹ، چیمبر آف کامرس، سبزی منڈی، غلہ منڈی، صرافہ مارکیٹ، شُوز مارکیٹ، کلاتھ مارکیٹ، رائس ملز، فلور ملز، شوگر ملز، گھی اینڈ آئل ملز، ٹیکسٹائل ملز، کاٹن فیکٹری، سمال انڈسٹریز، فوڈ انڈسٹری، ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ، کار انڈسٹریز، سپیئر پارٹس انڈسٹریز، شورومز، ملٹی نیشنل کمپنی، پیسٹی سائیڈ کمپنی، کنسٹریکشن کمپنی، شاپنگ مال اینڈ مارٹ و دیگر شعبہ جات کے بااثر تاجران میں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی پیغام کو عام کرنا

[1] ...... معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

اور انہیں دعوتِ اسلامی سے وَابَستہ کرتے ہوئے اس مَدَنی مقصد ''**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے،** اِنْ شَآءَ اللہ '' کے مطابق زندگی گزارنے کا مدنی ذہن دینا ہے۔

③ مجلسِ تاجران کے تمام اسلامی بھائی رشوت، تعلقات اور مُداھَنَت کے شرعی مسائل سیکھیں، اس کے لئے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کتب ورسائل کا مُطالَعَہ مفید ہے مثلاً: فیضانِ سنّت صفحہ 539 تا صفحہ 554 تک ❀ کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب صفحہ 428 تا 449 ❀ بہارِ شریعت، جلد سوم، حصہ 16 ❀ نیز فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 311 تا صفحہ 331 اور ''دارالافتاء اہلسنّت'' سے ضرور تاً شرعی رہنمائی بھی لیتے رہیں۔

④ مجلس کے ذِمّہ داران اِس شعبے کی شخصیات سے پیشگی وقت لے کر ملاقات کریں ❀ بہتر یہ ہے کہ ملاقات کے لئے دو تین اسلامی بھائی مل کر جائیں، ملاقات کی ابتدا میں تعارف یعنی تنظیمی ذِمّہ داری ضرور تاً اپنی تعلیمی قابلیت (Educational Qualification) بیان کرنا مفید ہے ❀ دورانِ ملاقات شخصیات کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں اور اس کے چند شعبہ جات مثلاً مَدَنی چینل، مجلس شعبۂ تعلیم، مجلس آئی ٹی، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net)، مجلس خصوصی اسلامی بھائی، مجلسِ اصلاح برائے قیدیان وغیرہ کا تعارف کروائیں، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دِینی خدمات سے آگاہ کریں اور موقع پاتے ہی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مُرید یا طالب بنائیں۔

❀ دورانِ گفتگو اُن کی ہر بات پر نہ ہاں میں ہاں ملائیں نہ سر ہلا کر تائید کریں، اِختلافی مسائل، فُضُول گفتگو اور سیاسی معاملات پر گفتگو سے مکمل اِجتناب کریں۔ اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰی، اِخلاص و اخلاقِ حَسَنہ سے متعلق گفتگو کریں نیز انبیاو صحابہ و اولیا (عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وعَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان) کی اسلام کی خاطر قربانیاں اور اصلاحِ اُمّت کے لئے دعوتِ اسلامی اور بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کا کردارِ باصفا جیسے عنوانات پر ہی گفتگو کریں۔ اپنا ذاتی کام شخصیات سے ہرگز نہ کہا جائے۔ ملاقات مختصر (5 سے 12 منٹ) ہو، اگر شخصیت دِلچسپی ظاہر کرے تو مزید وقت بڑھا دیں اور نمایاں شخصیات سے تحریری یا وِیڈیو تأثرات حاصل کرکے مع تفصیلات مجلس مَدَنی چینل کو ارسال / ای میل (E-mail) / واٹس ایپ (WhatsApp) فرمادیں ❀ حدیثِ پاک میں ہے تَهَادَوْا تَحَابُّوْا یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو، آپس میں محبت بڑھے گی۔[1] پر عمل کی نیت سے اختتامِ ملاقات پر شخصیات کو ذاتی طور پر حسبِ اِستِطاعت اور مخیر اسلامی بھائیوں سے ترکیب بنا کر مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ کتب و رسائل وغیرہ بھی تحفۃً پیش کریں۔ جو رِسالہ / کتاب پیش کریں، اُسے اپنے پاس ڈائری میں نوٹ کرلیں تاکہ آیندہ ملاقات میں کوئی اور کتاب / رِسالہ پیش کی جاسکے ❀ مضبوط اور مسلسل رابطہ ہماری مجلس کے مَدَنی کام کی جان ہے، جن سے ملاقات ہو، اُن کا نام اور فون نمبر (Phone Number)، واٹس ایپ نمبر (WhatsApp Number) وغیرہ حاصل کرکے فہرست مُرَتَّب کریں اور بالمشافہ، SMS، E-mail، ضرورتاً فون کے ذریعے مسلسل رابطے میں رہیں۔ تاجران کا ای میل ایڈریس (E-mail address) مجلس آئی ٹی

---

[1] ......موطا امام مالك، كتاب حسن الخلق، باب ماجاء فى المهاجرة، ص ٤٨٣، حديث: ١٧٣١

(Majlis I.T) کو دیں تا کہ وہ مَدَنی پھول روانہ کرتی رہے، یا **مجلس سوشل میڈیا**(Majlis Social Media) کو ان کا واٹس اَیپ نمبر دے دیجئے تا کہ اِس ذریعے سے دعوتِ اسلامی کی **مختلف اَپ ڈیٹس** (Updates) ان تک پہنچتی رہیں۔ ❀ تاجران کی مکمل معلومات مثلاً نام، پوسٹل ایڈریس، فون نمبر، واٹس اَیپ نمبر وغیرہ اپنے نگران اور نگرانِ مجلس تاجران (پاکستان) کو بھی پیش کریں تا کہ مَدَنی مَرکَز کی طرف سے ضَرورتاً اُن سے فوری رابطہ کیا جاسکے۔ یاد رہے! صاحبِ منصب شخصیات کی دعوتِ خاص نہ خود اور نہ ہی کسی سے ترکیب بنا کر کریں کہ یہ بعض صورتوں میں ناجائز ہے۔ یہی حکم اسلامی کتب و رسائل کے علاوہ تحائف کا ہے۔

⑤ تاجران کے دفاتر / گھروں میں مَدَنی چینل کی ترکیب بنائیں۔ انہیں مَدَنی چینل کے سلسلوں کا تعارف کروائیں، بالخصوص سلسلہ "احکامِ تجارت" دیکھتے رہنے کا ذہن بنائیں۔

❀ اہم تاجران کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی مَراکِز، جَامِعَاتُ الْمَدِیْنَه، مَدَارِسُ الْمَدِیْنَه، دار المدینہ، دارالافتا اہلسنّت، ہفتہ وار اجتماعات میں آنے اور مَدَنی قافلوں میں سَفَر کی بھرپور دعوت دیں اور ان مواقع کی ریکارڈنگ (Recording) کر کے ہاتھوں ہاتھ مجلسِ مَدَنی چینل کو روانہ کریں۔

❀ ہفتہ وارِ اجتماع میں بستہ کے لئے پینافلیکس (Panaflex) اس انداز سے بنوائے جائیں:

تجارتی مراکز، اسٹاک مارکیٹ، چیمبر آف کامرس، سبزی منڈی، غلہ منڈی، مارکیٹس، انڈسٹریل ایریا، فیکٹریز میں مدنی کام کے لئے یہاں رابطہ فرمائیں۔

❀ تاجران کے ہاں بیماری، پریشانی، فوتگی کے مواقع پر غمخواری (عیادت وتعزیت) کی ترکیب کریں مثلاً تعویذاتِ ومکتوباتِ عطاریہ، فوتگی پر غُسلِ میت، جنازہ وتدفین اور سوئم، چہلم و برسی پر اجتماعِ ذِکر ونعت اور ایصالِ ثواب کی تراکیب وغیرہ۔

⑥ ربیع الاوّل، گیارہویں شریف، رمضان المبارک اور سَفرِ حج وسَفرِ مدینہ وغیرہ موقع کی مُناسَبَت سے تاجران کے گھروں پر اور مارکیٹوں میں وقتاً فوقتاً اجتماعِ ذِکر ونعت کی ترکیب کرکے نیکی کی دعوت کی خوب خوب دُھومیں مچائیں۔ (اجتماعِ ذکر ونعت کا جدول: تلاوت: 5 منٹ، نعت: 5 منٹ، بیان: 19 تا 26 منٹ، دعا: 5 منٹ، سلام: 3 منٹ، ملاقات وانفرادی کوشش: 41 منٹ) میزبان شخصیت کا پہلے سے ہی ذہن بنا کر تقسیمِ رسائل (مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ کتب ورسائل) کی ترکیب کریں۔

⑦ ہر مارکیٹ میں بدھ کے دن مَدَنی دورہ کی ترکیب بنائیں۔

⑧ ہر مارکیٹ کی ذیلی مشاورت میں نگران، مَدَنی قَافِلہ ذِمّہ دار ومَدَنی انعامات ذِمّہ دار کی ترکیب کریں۔

⑨ ہر ڈویژن سے ہر ماہ کم از کم (مجلسِ تاجران کے) 4 مَدَنی قافلوں کے سفر کی ترکیب بنائیں۔

⑩ مارکیٹ کی مَساجِد میں ہر ماہ تاجران کے مَدَنی قافلوں کی تراکیب کریں نیز مارکیٹ کی دکانوں میں **مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان** کی ترکیب کریں۔

⑪ مارکیٹ کی دکانوں پر مُختَلِف مَدَنی کاموں کی تراکیب بنائیں اور تاجروں میں سنّتوں کی دھومیں مچائیں مثلاً مَدَنی قافلہ، مَدَنی اِنعامات، چوک درس، ہفتہ وار مَدَنی دورہ، مَدَنی عطیات بکس، مدرسۃ المدینہ بالغان، تقسیمِ رسائل، مَدَنی حلقے، تاجر اجتماع وغیرہ۔

www.dawateislami.net

⑫ کسی بھی تاجِر کے گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کی ایک ترکیب یہ بھی ہے کہ اِن کے گھر کی اسلامی بہنوں کو اسلامی بہنوں کے اجتماع میں شرکت کروائیں۔

⑬ مجلس تاجران کے ذِمّہ داران ہر ماہ تاجران کو مَدَنی قافلوں کے لئے تیار کریں اوران کے مَدَنی قافلے، مجلس مَدَنی قافلہ کے مشورے سے اہم شخصیات و تاجران کے پوش ایریاز (سوسائٹیز) اور مارکیٹ کی مین مَساجِد (Main Mosques) وغیرہ میں ٹھہرائے جائیں اور دیگر شخصیات کو عاشقانِ رسول سے ملاقات کروانے اوران کی خیر خواہی کے لئے مَسْجِد میں لایا جائے۔ ان مَدَنی قافلوں میں نگرانِ ڈویژن مشاورت / نگرانِ کابینہ اور دیگر اہم تنظیمی ذِمّہ داران کا سَفَر زیادہ مفید ہے۔

⑭ تاجران کو مُختَلِف مَدَنی کورسز مثلاً فیضانِ نماز کورس، 12 مَدَنی کام کورس، اِصلاحِ اعمال کورس، مَدَنی تربیتی کورس وغیرہ کرنے کی ترغیب دِلائیں۔ اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرنے اور ہر مَدَنی ماہ کی یکم تاریخ کو اپنے ذِمّہ دار کو جمع کروانے اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے عمر بھر میں یکمشت 12 ماہ، ہر 12 ماہ میں 1 ماہ اور ہر ماہ کم از کم 3 دن جدوَل کے مُطابِق مَدَنی قافلے میں سَفَر کروانے کی کوشش کرتے رہیں۔

⑮ **مَدَنی قافلہ، مَدَنی انعامات، مُختَلِف مَدَنی کورسز کے ماہانہ اہداف:** مجلس کے ہر سطح کے ذِمّہ داران اپنے نگران کے مشورے سے مَدَنی قافلوں، مدنی انعامات، فیضانِ نماز کورس، 12 مَدَنی کام کورس، اِصلاحِ اعمال کورس، مَدَنی تربیتی کورس کے ماہانہ اہداف طے کریں اوراس کے لئے بھرپور کوشش بھی فرمائیں۔

⑯ ذِمہ داران کی تقرری کی ترکیب:

#	سطح	ذمہ دار	#	سطح	ذمہ دار
1	ذیلی (مارکیٹ)	ذیلی سطح پر 3 رُکنی مجلس	5	ریجن	ریجن ذِمّہ دار
2	ڈویژن	ڈویژن سطح پر 3 رُکنی مجلس	6	ملک	نگرانِ مجلس، مجلسِ تاجران
3	کابینہ	کابینہ سطح پر 3 رُکنی مجلس (نگرانِ مجلس رکنِ کابینہ ہوگا)	7	مرکزی مجلسِ شوریٰ	رُکنِ شوریٰ مجلس تاجران
4	زون	زونل ذِمّہ دار			

❁ ذیلی (مارکیٹ)، ڈویژن اور کابینہ سطح پر 3، 3 رکنی مجلس ہوگی۔ کابینہ سطح کی مجلس کا نگران رکنِ کابینہ ہوگا ❁ ریجن ذِمّہ دار پاکستان سطح کی مجلس کا رُکن ہے ❁ بیرونِ ملک کے ذِمّہ داران، نگرانِ مجلس بیرونِ ملک (رکنِ شوریٰ) کی اجازت سے اس شعبے میں کسی بھی سطح پر ذِمّہ دار مقرر کریں ❁ یاد رہے! کسی بھی سطح کے اراکین و نگران کی تقرری کے لئے متعلقہ سطح کے نگران کی اجازت ضَروری ہے۔ (امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر مجلس میں مَدَنی اسلامی بھائی کے ہونے کو پسند فرماتے ہیں۔)

⑰ مَدَنی مشوروں کی تاریخ و مَدَنی پھول:

#	تاریخ	مَدَنی مشورہ لینے والے	سطح	شرکا	مدنی مشورے کے مَدَنی پھول

1	2	نگرانِ ڈویژن مشاورت / ڈویژن ذِمّہ دار	ڈویژن	ذیلی سطح کی 3 رکنی مجلس	اِنفرادی وماہانہ کارکردگی، پیشگی جدول وجدول کارکردگی، ذِمّہ داران کے تقرر، ترقّی وتنزّلی کا جائزہ، اگلے ماہ کے اہداف وغیرہ
2	3	نگرانِ کابینہ / کابینہ ذِمّہ دار	کابینہ	کابینہ سطح کی 3 رکنی مجلس	//
3	4	زونل نگران / زونل ذِمّہ دار	زون	کابینہ ذِمّہ داران (بہتر یہ ہے کہ ہر کابینہ کی 3 رکنی مجلس شرکت کرے)	//
4	5	ریجن ذِمّہ دار / نگرانِ مجلس	ریجن	زونل ذِمّہ داران	//
5	6	رکنِ شوریٰ / نگرانِ مجلس	ملک	ریجن ذِمّہ داران	//

وضاحت: رُکنِ شوریٰ / نگرانِ مجلس، پاکستان سطح کی مجلس (ریجن ذمہ داران) کا ہر ماہ مَدَنی مشورہ فرمائیں، ایک ماہ بالمشافہ اور ایک ماہ بذریعہ انٹرنیٹ۔ ❁ مَعْمول (Routine) سے ہٹ کر ہونے والے شعبہ جات کے مَدَنی مشوروں یا ذِمّہ داران کے سُنّتوں بھرے اجتماعات کے لئے اوّلاً "**اجازت نامہ**" مکمل پُر کرکے طے شدہ طریقِ کار کے مُطابق متعلقہ ذِمّہ دار کو جمع کروانا ہوگا۔ (مزید وضاحت کے لئے "اجازت نامہ برائے مَدَنی مشورہ / ذِمّہ داران کا سُنّتوں بھرا

اجتماع ‘‘ کے مَدَنی پھول بغور مُلاحظہ کر لیجئے، یہ اجازت نامہ پاکستان انتظامی کابینہ دفتر سے میل ہو چکا ہے، بوقتِ ضرورت دوبارہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔)

کارکردگی جمع کروانے کی تاریخیں: ذیلی (مارکیٹ):1 / ڈویژن:2 / کابینہ:3 / زون:4 / ریجن:5 / ملک:7

⑱ مَدَنی مشوروں کی کثرت سے بچنے کے لئے مُقرَّر کردہ سطح کے علاوہ کسی اور سطح کا مَدَنی مشورہ لینے کے لئے متعلقہ نگران سے اجازت ضَروری ہے۔ ❀ جب بڑی سطح کے ذِمّہ دار دیگر سطح کے ذِمّہ داران کا مَدَنی مشورہ کرلیں تو اس ماہ ان کا ماہانہ مَدَنی مشورہ نہیں ہوگا ❀ اسی طرح جس ماہ نگرانِ کابینہ / مشاورت شعبے کے ذِمّہ داران کا مَدَنی مشورہ فرمائیں گے، اس ماہ بھی شعبہ ذِمّہ داران ماہانہ مَدَنی مشورہ نہیں کریں گے۔ (شعبے کے مَدَنی کام کو مضبوط اور مُنظَّم کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً اپنے نگرانِ سے شعبے کے اسلامی بھائیوں کا مَدَنی مشورہ کروانا مُفید ہے)

⑲ پاکستان / بیرونِ ملک سطح کے ذمہ دار ہر عیسوی ماہ کی سات تاریخ تک کارکردگی پاکستان انتظامی کابینہ دفتر / دفتر مجلس بیرونِ ملک اور متعلقہ رُکنِ شوریٰ کو میل (Mail) / واٹس ایپ (Whats App) کر دیں۔ (یاد رہے! کارکردگی مَدَنی مشورے سے مشروط نہیں، اگر کسی وجہ سے مَدَنی مشورہ نہ ہو سکے تب بھی مقررہ تاریخ پر اپنے نگران کو کارکردگی پیش کر دیں۔)

⑳ ہر ذِمّہ دار ہر ماہ کا پیشگی جَدْوَل عیسوی ماہ کی **19 تا 26 تاریخ** تک اپنے نگران سے منظور کروائے، پھر اس کے مُطابِق پیشگی اطلاع کے ساتھ اپنے جدول پر عمل کرے اور مہینا مکمل ہونے کے بعد یکم تا 3 تاریخ تک کارکردگی جَدْوَل اپنے نگران کو پیش کرے۔

㉑ متعلقہ نگران کی مُشاوَرَت سے شعبہ ذِمّہ داران منگل کے روز ضرور تاً ایک دو گھنٹے کے لئے تحریری کام کی ترکیب بنائیں، جس میں اپنے پچھلے ہفتے کی کارکردگی کا جائزہ اور آیندہ ہفتے کے جدْوَل کی تیاری وغیرہ شامل ہو۔

㉒ اپنے نگران سے مَربُوط رہیں۔ انہیں اپنی کارکردگی سے آگاہ رکھیں اوران سے مشورہ کرتے رہیں۔ جو نگران سے جتنا زیادہ مربُوط رہے گا وہ اتنا ہی مضبوط ہوتا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

㉓ متعلقہ رُکنِ شوریٰ اور نگرانِ کابینہ کی اجازت سے وقتاً فوقتاً اپنی مجلس کے ذِمّہ داران کے سُنّتوں بھرے اجتماع کی ترکیب کرتے رہیں تاکہ پُرانے اسلامی بھائیوں کی مَدَنی ماحول سے وابستگی پر اِستِقامَت اور نئے اسلامی بھائیوں کی مَدَنی تربیت کا سامان ہوتا رہے۔

㉔ یاد رہے کہ متعلقہ رُکنِ شوریٰ ضَرورتاً ان مَدَنی پھولوں میں تبدیلی کرسکتے ہیں۔

㉕ ذِمّہ داران اپنی دنیا اور آخرت کی بہتری کے لئے مندرجہ ذیل اُمُور کو اپنانے کی کوشش فرمائیں:

❀ **فرض علوم** سیکھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ فرض علوم سیکھنے کے لئے کُتبِ امیرِ اہلسنت، بہارِ شریعت، فتاویٰ رضویہ، احیاءُ العلوم وغیرہ کے مطالعہ کی عادت بنائیں۔ (وقتاً فوقتاً ہونے والے **فیضانِ فرض علوم کورس** اور ہفتہ وار اجتماعی طور پر دیکھے جانے والے **مَدَنی مذاکرے** میں اوّل تا آخر شرکت کو یقینی بنایئے، اس کی بَرَکت سے عِلمِ دِین کا لازوال خزانہ ہاتھ آئے گا۔ فرض علوم پر مشتمل مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے جاری ہونے والے میموری کارڈ (Memory Card) کے ذریعے بھی کثیر عِلمِ دین حاصل ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ)

www.dawateislami.net

❀ عَمَلی طور پر مَدَنی کاموں میں شریک ہوں، روزانہ کم از کم دو۲ گھنٹے مَدَنی کاموں میں صرف کیجئے مثلاً مَدَنی قافلے میں سَفَر اور مَدَنی اِنعامات پر عَمَل کے لئے روزانہ فکرِ مدینہ کا ذہن دینے کے لئے کم از کم دو۲ اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشِش، مَدَنی دورہ، مَدرَسۃُ الْمَدِینہ بالِغان، بعدِ فجر مَدَنی حلقہ، صدائے مدینہ، چوک درس، پابندیٔ وقت کے ساتھ اوّل تا آخر ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات میں شِرکت وغیرہ۔

❀ اپنے مَدَنی مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے ہر ماہ مَدَنی اِنعامات کا رسالہ اپنے ذِمّہ دار کو جمع کروائیں اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے عمر بھر میں یکمشت 12 ماہ، ہر 12 ماہ میں 1 ماہ اور ہر ماہ کم از کم 3 دن جدوَل کے مُطابِق مَدَنی قافلے میں سَفَر کی ترکیب بناتے رہیں۔

❀ بِلاناغہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے عطار کا **دوست**، عطار کا **پیارا**، عطار کا **منظورِ نظر** اور **محبوبِ عطار** بننے کی سعی جاری رکھئے، اِستِقامت پانے کے لئے کم از کم 3 دن کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کو اپنا معمول بنالیجئے نیز ضَروری گفتگو کم لفظوں میں کچھ اشارے میں اور کچھ لکھ کر کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ نگاہیں جھکا کر رکھنے کی ترکیب بنایئے۔

❀ اراکینِ مجلس، مَدَنی اِنعام نمبر 47 پر عَمَل کرتے ہوئے روزانہ کم از کم 1 گھنٹہ 12 منٹ مَدَنی چینل دیکھنے کی ترکیب بنائیں نیز ہفتہ وار براہِ راست (Live) مَدَنی مذاکرہ دیکھنے کے ساتھ ساتھ دیگر ریکارڈڈ (Recorded) مَدَنی مُذاکروں اور مَدَنی چینل کے سلسلوں کو اہتمام کے ساتھ دیکھنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔

❀ دورانِ مَدَنی کام و ملاقات اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت عَلّامہ مولانا ابو بلال

www.dawateislami.net

محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں مُرید/ طالب بنانے کی کوشش کرتے رہیں، مُرید/ طالب ہو جائیں تو مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ سے مَکْتُوب کی ترکیب اور شجرۂ قادِریہ، رضویہ، ضیائیہ، عطاریہ حاصِل کرنے اور روزانہ پڑھنے کی ترغیب بھی دِلائیں۔

❀ مرکزی مجلسِ شوریٰ، کابینہ اور اپنے شعبے کے مَدَنی مشوروں کے ملنے والے مدنی پھولوں کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور متعلقہ تمام ذِمّہ داران تک بروقت پہنچانے کی ترکیب بنایئے۔

❀ مَدَنی کام اِسْتِقَامت کے ساتھ کرنے کے لئے بالخصوص مَدَنی اِنْعام نمبر 24 اور 26 کے عامل بن جائیں / مَدَنی انعام نمبر 24: کیا آج آپ نے مرکزی مجلسِ شوریٰ، زون، مشاورتیں و دیگر تمام مجالس جس کے بھی آپ ماتحت ہیں، ان کی (شریعت کے دائرے میں رہ کر) اِطاعت فرمائی؟ / مَدَنی اِنْعام نمبر 26: کسی ذِمّہ دار (یا عام اسلامی بھائی) سے برائی صادر ہو جائے اور اصلاح کی ضَرورت محسوس ہو تو تحریری طور پر یا براہِ راست مل کر (دونوں صورتوں میں نرمی کے ساتھ) سمجھانے کی کوشش فرمائی یا مَعَاذَ اللہ بِلا اجازتِ شرعی کسی اور پر اظہار کرکے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟

مدینہ: بیرونِ ملک کے ذِمّہ داران متعلقہ رکنِ شوریٰ کے مشورے و اِجازت سے ان مَدَنی پھولوں میں ترمیم واضافہ کرسکتے ہیں۔

مرکزی مجلسِ شوریٰ {دعوتِ اسلامی}

مَدَنی مقصد: مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔

اِنْ شَآءَ اللہ

مدنی مذاکروں و مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخُوذ مجلس تاجران کے متعلق مدنی پھول

❁ میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غارِ حرا میں عبادت ضرور کی، مگر بازار میں تجارت بھی کی اور لوگوں کے دُکھ درد میں شریک بھی ہوئے۔[1]

❁ بہترین رِسالہ جو سب کو فائدہ دے، حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول ہے، سب اس کا مُطالعہ کریں اور مارکیٹوں، دفاتر وغیرہ میں تقسیمِ رسائل کریں۔[2]

❁ شخصیات پر انفرادی کوشش کرنے والے کو دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات و مجالس کا تعارف یاد ہونا چاہیے اور اُن کو مَدَنی بہاریں بتاتے جائیں تاکہ ملاقات کا بھرپور فائدہ حاصِل ہو سکے۔[3]

❁ تاجران کو دعوتِ اسلامی کا فعال اسلامی بھائی بنائیں۔[4]

❁ ذِمہ داران، اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ شخصیات (Dignitaries) سے رابطے مضبوط کریں۔[5]

❁ مجلسِ تاجران، مُختلِف مارکیٹوں، غلہ منڈیوں اور قربانی کے ایّام میں گائے، بکرا منڈیوں میں مَدَنی عطیات بکس رکھوانے کی ترکیب بنائے۔[6]

---

[1] .... مدنی مذاکرہ، ۲۷ ربیع الآخر ۱۴۳۷ھ بمطابق 6 فروری 2016ء

[2] .... مدنی مذاکرہ، ۴ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ بمطابق 24 جنوری 2015ء

[3] .... خصوصی مدنی مذاکرہ، ۷ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ بمطابق 31 اکتوبر 2014ء

[4] .... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، یکم تا ۵ رجب المرجب ۱۴۳۰ھ بمطابق 25 تا 29 جون 2009ء

[5] .... مدنی مشوری مرکزی مجلس شوریٰ، ۳ تا ۴ صفر المظفر ۱۴۳۲ھ بمطابق 8، 9 جنوری 2011ء

[6] .... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ۸ تا ۱۱ ذیقعدۃ الحرام ۱۴۳۵ھ بمطابق 4 تا 7 ستمبر 2014ء

ماخذ و مراجع

قرآن مجید		کلام باری تعالیٰ	
کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
کنز الایمان	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ	صحیح مسلم	دار الکتب العلمیۃ بیروت 2008ء
تفسیر الخازن	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۳۵ھ	سنن ابن ماجۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 2009ء
الدر المنثور	دار الفکر بیروت ۱۴۳۲ھ	سنن ابی داود	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۸ھ
حاشیۃ العلامۃ الصاوی	قاسم پبلی کیشنز پاکستان	سنن الترمذی	دار الکتب العلمیۃ بیروت 2008ء
تفسیر روح المعانی	دار احیاء التراث العربی بیروت	السنن الکبری	دار الحدیث القاہرۃ ۱۴۲۹
صراط الجنان فی تفسیر القرآن	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۸ھ	المعجم الکبیر	دار الکتب العلمیۃ بیروت 2007ء
موطا امام مالک	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۳۳ھ	المستدرک علی الصحیحین	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۷ھ
مسند الامام احمد بن حنبل	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ	شعب الایمان	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
صحیح البخاری	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۸ھ	الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۹ھ

کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۴ھ	بہار شریعت	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
عمدۃ القاری	دار الفکر بیروت 2005ء	کیمیائے سعادت	النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی پاکستان ۱۴۳۰ھ
مرقاۃ المفاتیح	دار الکتب العلمیة بیروت 2007ء	مکاشفۃ القلوب	کوئٹہ بلوچستان
مرآۃ المناجیح	نعیمی کتب خانہ گجرات	دلائل النبوۃ	المکتبۃ العصریة بیروت ۱۴۳۳ھ
المحیط البرھانی فی فقہ النعمانی	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۴ھ	الخصائص الکبریٰ	دار الکتب العلمیة بیروت 2008ء
حاشیہ شلبی مع تبیین الحقائق	مطبۃ الکبری الامیریة مصر ۱۳۱۴ھ	سیرت مصطفٰی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
البحر الرائق شرح کنز الدقائق	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۳۴ھ	الطبقات الکبری	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۳۳ھ
الدر المختار	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۳ھ	الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	دار الکتب العلمیة بیروت 2010ء
رد المحتار علی الدر المختار	دار المعرفة بیروت ۱۴۲۸ھ	تاریخ بغداد	دار الکتب العلمیة بیروت 2011ء
الفتاوی الھندیة	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۱ھ	تاریخ مدینہ دمشق	دار الفکر بیروت
الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ	النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی پاکستان ۱۴۳۳ھ	سیر اعلام النبلاء	دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ
فتاوی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن ۱۴۲۳ھ	تاریخ الاسلام	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۶ھ

الاصابة فی تمییز الصحابة	المکتبة التوفیقیہ مصر	اسلامی زندگی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ
اسد الغابة	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۹ھ	فیضان صدیق اکبر	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
الاعلام للزرکلی	دار العلم للملایین بیروت 2005ء	فیضان فاروق اعظم	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ
قرۃ العیون	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۶ھ	حضرت سیدنا عبد الرحمن بن عوف	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
بستان الواعظین وریاض السامعین	دار الکتاب العربی ۱۴۳۰ھ	کلیات اقبال	استقلال پریس لاہور ۱۴۱۰ھ
کتاب الکبائر	دار الثریا الریاض	ذوق نعت	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۹ھ
کتاب التعریفات	دار النفائس بیروت ۱۴۲۸ھ	وسائل بخشش (مرمّم)	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
دُرود شریف کی فضیلت	1	تجارت میں پائی جانے والی عمومی خرابیاں اور ان کے نقصانات	6
رزّاق کون؟	1		
تجارت اور اسکی اہمیت	4	جھوٹ اور جھوٹی قسم	6
بہترین تجارت	5	دھوکا دہی	8

سود	10	خدمتِ دِین کا منفرد انداز	31
وعدہ خلافی	11	حضرت دَغلج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ	32
تجارت کی مروجہ ناجائز صورتیں	13	خیر و بھلائی کے کاموں میں مددگار	32
قسطوں پر کاروبار	13	تاجروں کی اسلام کی خاطر مالی قربانیاں	34
نیلامی کی بیع	15	کُل مال راہِ خدا میں قربان	34
جعلی مہر	15	نفیس چیز کی قربانی	35
جعلی بل	16	جنّت خریدنے والے	36
مضاربت اور شراکت کی ناجائز صورتیں	17	حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی سخاوت کی چند جھلکیاں	37
قرض پر نفع	19		
لکی اور بولی والی کمیٹی	20	ایک ہزار غلاموں کی آمدنی	38
لمحۂ فکریہ	21	تاجر دین کی خدمت کیسے کرسکتا ہے؟	39
تاجروں کی دِینی خدمات	22	مجلس تاجران (دعوتِ اسلامی) کے قیام کا مقصد	43
حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ	24	"غمِ مال سے بچانا مَدَنی مدینے والے" کے 25 حروف کی نسبت سے مجلسِ تاجران کے 25 مدنی پھول	44
حضرت سیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ	25		
فاروقِ اعظم اور نیکی کی دعوت	25		
منوانا ہمارا منصب نہیں	27	مدنی مذاکروں و مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مجلس تاجران کے متعلق مدنی پھول	56
حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہ	27		
خدمتِ دِین میں کردار	28	ماخذ و مراجع	57
حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ	30	فہرست	59

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی انعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net